قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ط

عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا ط

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

الفضل

ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی خط وکتابت مینیجر الفضل قادیان کے پتہ پر ہو۔

جلد ۱ ۳- دسمبر ۱۹۱۳ء مطابق ۴ محرم ۱۳۳۲ھ بروز بدھ نمبر ۲۵

مدینۃ المسیح

ایوان خلافت

حضرت خلیفۃ المسیح رض کی صحت خدا کے فضل وکرم سے نسبتاً اچھی ہے مگر درد کی شکایت اب تک چلی جاتی ہے۔ درس اب مدرسہ احمدیہ کے احاطہ میں ہوتا ہے۔ مردوں میں سورۂ شوریٰ شروع ہے۔ اور بخاری کا بارھواں پارہ باب برکۃ الغازی فی مالہ ہے۔

اہل بیت

صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب ۲۷ نومبر کو مولوی محمد سرور صاحب حافظ روشن علی صاحب و مفتی محمد صادق صاحب ملتان تشریف لے گئے جمعہ صاحبزادہ صاحب نے لاہور پڑھایا۔ اور جماعت لاہور کو پرزور نصائح فرمائے۔ حضرت ام المومنین ودیگر صاحبزادگان خیروعافیت سے ہیں۔

دار العلوم

دار المقامہ میں دو سو کے قریب لڑکے ہیں۔ ان کے وضو وغیرہ کے لئے کنوئیں کے پاس ایک ٹینک ہے وہ بھر کر نلکے کے ذریعے پانی واٹرہوس میں لایا جاتا ہے۔ جاڑے کی وجہ سے اب بورڈنگ کی شمالی دیوار کے باہر ایک حمام بنایا جا رہا ہے جس سے پانی گرم ہو کر اندرونی ٹینک میں پڑے گا۔ اس کے لئے ڈیڑھ سو روپیہ خرچ کی منظوری ہے۔ الغرض قادیان میں جو بچے پڑھنے آتے ہیں۔ ان کی جسمانی۔ اخلاقی۔ روحانی نگہداشت ایسی کیجاتی ہے۔ کہ ان کے ماں باپ بھی کیا کریں گے ۳ دسمبر کو بیرنگ ہائی سکول کی ٹیم غالباً میچ کے لئے قادیان آئیگی۔

دور الضعفاء

شکر ہے کہ جناب میر ناصر نواب صاحب کو اب خدا کے فضل سے پوری صحت ہے آپ نے صحت پاتے ہی دور الضعفاء میں دو مکان اور بنوائے ہیں جن پر چھتیں پڑ چکی ہیں۔ میر صاحب نے جاڑے کے لئے لحاف بھی بنوا رکھے ہیں جو کام آتے ہیں۔ مگر ابھی اور ضرورت ہے۔

قادیان بٹالہ کی سڑک

یہ خبر پہنچی ہے۔ کہ نہر کے پاس شام کے بعد ایک ڈاکہ پڑا۔ اور چند مسافروں کے روپے چھین لئے۔ اور ان کو زدوکوب کی۔ ایک دو واقعات اس سے پہلے بھی ہو چکے ہیں۔ ہمارے بہت سے دوست بس سڑک پر آتے جاتے ہیں۔ اور ایک گاڑی بٹالہ سٹیشن پر چھ بجے شام کے بعد پہنچتی ہے۔ رستہ کی یہ حالت بہت خطرناک ہے۔ امید ہے افسران بالادست اس کے متعلق کافی انتظام فرمائیں گے۔ بابو الطاف الرحمٰن صاحب کی بیدار مغزی اور فرض شناسی سے بہت کچھ امید ہے۔

آمد مہمانان

قبل اس کے کہ مہمانوں کے نام لکھے جائیں احباب کی خدمت میں یہ عرض ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے بستر ضرور ہمراہ لایا کریں۔ بعض لوگوں کے بے سروسامان آجانے سے بہت دقت پیش آتی ہے۔

عبد العزیز صاحب ریاست کپورتھلہ سے۔ میاں عبد اللہ شاہ ہزارہ سے نواب الدین۔ نور محمد۔ علی محمد۔ عبد الواحد جموں سے جہاں حسین صاحب ڈیرہ دون سے تاج محمد چنیوٹ سے۔ کریم بخش۔ عبد اللہ۔ قادر دین صاحبان ضلع جالندھر سے رحمت اللہ صاحب عبد الرحمٰن صاحب ضلع فیروزپور سے۔ محمد اکبر صاحب ضلع سیالکوٹ سے عبد الواحد۔ عبد اللہ خاں صاحبان ضلع امرتسر سے غلام مولا ضلع ٹیرا سے فیروز بخت گوجرانوالہ سے۔ امام الدین ضلع جہلم سے عبد الواحد و اسمٰعیل ضلع لائلپور۔ احمد الدین ضلع سیالکوٹ۔ قمر الدین تھاپو سے ٹسہ سعد ضلع ملتان۔ حاجی محمد خان لیتاوہ۔ چراغ شاہ گوجرانوالہ۔ چوہدری حاکم علی ضلع گجرات۔ سنتر سنگھ موہیوی ضلع لاہور۔ تاج محمود صاحب محمد انور ملتان سے (ایڈیٹر)

باہتمام میرزا عبد الغفور بیگ مینیجر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر میرزا محمود احمد صاحب پرنٹر و پبلشر و پروپرائیٹر کیلئے شائع ہوا۔

برقی خبریں

معاملات بلقان

——— (وائنا ۲۸ نومبر) فرڈیننڈ شاہ بلغاریہ قیصر آسٹریا سے ملاقات کرکے صوفیہ کو واپس چلا گیا۔ سرویہ و بلغاریہ کے خفیہ معاہدہ ۱۹۱۲ء کے انطباع سے آسٹریا میں جو بدظنی پیدا ہوئی تھی قیصر نے اس کی نسبت فرڈیننڈ کی تشفی کی +

ہندوستان کی خبریں

مسٹر اریسکائن نے ریاست مدوٹ کی مینیجری کا چارج لے لیا +

——— سول انجینیرنگ سکول میں ۵۲ طلباء شریک ہوئے تھے۔ جن میں سے ۴۸ پاس ہوئے +

——— نارتھ ویسٹرن ریلوے کی لائین میں دو سو میلوں کا اضافہ ہوا ہے۔ کالا باغ بنوں لائن ۸۸ میل۔ جالندھر ہوشیارپور ۲۴ میل۔ جاکھل حصار ریلوے ۵۱ میل۔ اور سرائے کالا حویلیاں جو ۳۴ میل طویل ہے۔ اسطرح نارتھ ویسٹرن ریلوے کی لائین کی کل طوالت ۱۲.۴ میل ہو گئی ہے۔

——— بہار کے سکول انجینیرنگ میں بھی بعض غدرانہ اشتہار چسپاں پائے گئے +

——— سرکاری پریس پٹنہ سے ۴۰۰ روپیہ کا مال چوری ہو گیا +

——— لاہور میونسپل کمیٹی نے تجویز کیا ہے۔ کہ ٹالاب چارٹر ورکس سے دہلی دروازہ کے بازار میں بھی طوائفوں کا رہنا ممنوع قرار دیا جائے +

——— درس میاں وڈا میں اب حدیث و فقہ کی تعلیم کے لئے بھی ایک معلم مقرر ہوا ہے +

——— بنگال میں حال میں جو ڈکیتی کی وارداتیں ہوئی ہیں۔ ان میں سے چھ ڈکیتیاں مسلمان ڈاکوؤں کی ایک جماعت سے منسوب کیجاتی ہیں

——— ہفتہ مختتمہ ۲۲ نومبر طاعون کے ۵۹۰ ۴ کیس اور ۵۵ ۳ اموات ہوئیں: بمبئی پریسیڈنسی ۱۰۸۶۔ مدراس ۱۵۵ بنگال و بہار ۲۲۹۔ ممالک متحدہ ۸۹۲۔ پنجاب ۸۱۔ برہما ۱۴۔ میسور ۱۰۔ حیدرآباد دکن ۹۲۳۔ وسط ہند ۸۔ راجپوتانہ ۱۱ +

——— ولایت کی مالی کمیشن متعلقہ ہند میں شہادتیں لینے کا کام قریب ختم ہو چکا ہے۔ اور رپورٹ ترتیب کا کام بہت جلد شروع کیا جائیگا۔ اور امید ہے۔ کہ آئندہ ماہ جنوری میں وہ تیار ہو جائیگی

——— کرنیل بیٹ صاحب نے حالت ایلان پر رائے دی ہے کہ وسطی علاقہ میں ہز ہائینس سر آغا خاں جیسے اوصاف رکھنے والے شخص کو بادشاہ بنا دینا چاہیئے +

——— علیگڈھ کالج کی کرکٹ ٹیم نے اندور میں جام ٹیم کو ۸ وکٹ اور ۱۱۶ رن سے اور ریاست اندور کی ٹیم کو ایک رن سے شکست دی +

——— کلکتہ پولیس نے دیسیوں کے محلہ میں دو اور مکانوں کی تلاشیاں لیں۔ جہاں بہت سی چٹھیاں ہاتھ آئیں۔ راجہ بازار کے کارخانہ بم کے ۲۵ ماخوذین ضمانت پر رہا کئے گئے +

——— آسٹریلیا سے کچھ بھیڑیں نسل کشی کے تجربہ کے لئے لکھنؤ لائی گئی ہیں +

دیگر خبریں

——— (قسطنطنیہ ۲۸ نومبر) محمود شوکت پاشا کے قاتلوں میں ایک شخص مصطفےٰ نامی جو حال میں روسی سٹیمر سے گرفتار کیا گیا تھا۔ گو اس کی عدم موجودگی میں عدالت نے اس کی نسبت موت کا فتویٰ صادر کیا تھا تاہم بجرم قتل مکرر تحقیقات ہوئی۔ اور موت کے فتویٰ کی تصدیق کی گئی۔ یقین کیا جاتا ہے کہ باب عالی مجرم کو روس کے حوالے کرنے سے انکار کریگا۔ کیونکہ یہ دیگر غیر پولیٹیکل قتلوں کا بھی مرتکب ثابت ہوا ہے۔ بعظم بے افسر پولیس جس کی موقوفی کا روس نے مطالبہ کیا تھا اسے ادرنہ کا والی بنا کر بھیج دیا گیا +

——— (لنڈن ۲۸ نومبر) لارڈ کریو سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے آل انڈیا جنوبی افریقہ لیگ کے وفد سے یکم دسمبر کو ملاقات فرمانا منظور کر لیا ہے +

——— (پریٹوریہ ۲۸ نومبر) جنرل سمٹس ہندوستانیوں کے متعلق مشکلات کی تحقیقات کرنے ڈربن گئے ہیں +

——— (پیٹرز برگ ۲۷ نومبر) ایک کا زور گھٹتا جاتا ہے۔ ہڑتالی صنعتی کام پر واپس آ رہے ہیں +

——— (لنڈن ۲۶ نومبر) فیڈرل سپاہ کے سات سو قیدی جوارز پہنچے ہیں۔ ہسپتالات زخمیان جنگ سے معمور ہیں +

——— امریکہ کا فوجی تخمینہ ۱۶ ملین ڈالر تک پہنچا ہے +

——— (سوربیلون ۲۷ نومبر) ایک آلہ پرواز کا ڈھانچہ و جلی ہوئی لاشوں کے ساتھ سرحد الویہ دمارن کے ایک ویران مقام میں دیکھا گیا +

——— (نیویارک ۲۶ نومبر) باغیوں کا سپہ سالار رپورٹ کرتا ہے کہ جوارز کے جنوب میں بڑی جنگ واقع ہوئی جس میں فیڈرل سپاہ کا نہ صرف قلع قمع ہو گیا۔ بلکہ ان کی توپیں بھی ہمارے قبضہ میں آ گئیں۔ ایلسالویں جنرل کمانڈنگ رپورٹ کرتا ہے کہ فیڈرل

——— (لنڈن ۲۶ نومبر) مسٹر ہائیکوٹ نے علاقہ جات کی کونسل کے وفد کے معروضات کے جواب میں کہا۔ کہ گورنمنٹ ہر جائز درخواست کو قبول کرنے اور سپاہ کے بارہ میں سہولتیں بہم پہنچانے پر آمادہ ہے +

——— (لنڈن ۲۷ نومبر) مسٹر ارتھر سٹینلی بجائے سر جان فلر کے گورنر وکٹوریہ ہوں گے +

——— سٹیمر کانگیاں سماٹرا سے زین میں جلتا ہوا پہنچا بڑی مشکلوں سے آگ بجھائی گئی +

——— قومی والنٹیر۔ کہتے ہیں۔ کہ ڈبلن میں دس ہزار والنٹیر بھرتی ہوئے ہیں۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ قومی گورنمنٹ کے تحت میں یہ والنٹیر قومی زندگی کا دائمی جزو ہونگے۔ اور اس آزادی کی حفاظت کریں گے جو اہل آئرلینڈ حاصل کریں گے +

——— (لنڈن ۲۶ نومبر) برٹش بیڑہ اسکندریہ و پورٹ سعید سے آج پائیرس روانہ ہو گیا +

——— (لنڈن ۲۵ نومبر) بیپٹسٹ مشنری سوسائٹی اس موسم سرما میں ہندوستان پہنچنے کا ارادہ رکھتی ہے +

——— (لنڈن ۲۵ نومبر) ریگیان جو دنیا کا سب سے بلند اڑنے والا شخص تھا۔ ایک مونوپلین (آلہ پرواز) کا امتحان کرتے ہوئے ۵۰ فٹ کی بلندی سے گر پڑا۔ اور انجن کے نیچے کچل کر ہلاک ہوا +

——— (لنڈن ۲۴ نومبر) اس مشہور مقدمہ میں لاکٹ اور گریزارڈ کو سات سات سال کی مشقت تقریبی کی سزا ہوئی۔ گٹھورتھ کو ڈیڑھ سال قید سخت کا حکم ہوا۔ اور گٹھورتھ کی نسبت جلاوطنی کی تحریک کی گئی ہے +

——— (پریٹوریہ ۲۴ نومبر) کل شام سب سے بڑی کان میں سخت ہنگامہ ہوا۔ ۲۲ ہزار کافروں میں سے ۵ ہزار نے احاطہ کان پر حملہ کیا۔ بعدہٗ کافروں نے ذخائر وغیرہ کو لوٹ لیا۔ اور تین ہزار پونڈ کا نقصان کیا۔ پولیس نے مجمع پر فیر کئے۔ ۳ ہلاک اور ۲۲ زخمی ہوئے +

——— (سڈنی ۲۵ نومبر) یونین کمپنی کے پانچ سٹیمر ایکے کی وجہ سے یونہی پڑے ہوئے ہیں +

——— (قاہرہ ۲۵ نومبر) لارڈ کچنر نے برٹش بحری افسروں کے اعزاز میں جو جلسہ رقص دیا۔ وہ نہایت شاندار تھا +

——— (لنڈن ۲۵ نومبر) مسٹر ہائیکوٹ کل کونسل علاقہ جات کا وفد قبول کریں گے +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان - بروز بدھ - مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۱۳ء

تقسیم عمل

نوامیس الٰہیہ اور سنن اللہ اہل دنیا کے لئے بطور قطب نما کے ہیں۔ انسان اگر غور و خوض کی عادت رکھتا ہو۔ تو ضرور اسے اپنے کام کے سرانجام دینے کی کوئی نہ کوئی احسن سبیل ملسکتی ہے۔ یہ اتنا بڑا کارخانہ عالم بغیر کسی مدبر بالارادہ کے نہیں چل رہا۔ اس کا چلانے والا بڑا قادر مقتدر علیم حلیم قدوس ہستی ہے۔ ہر ایک چیز اپنے اپنے فرائض منصبی میں بالکل منہمک اور مستغرق معلوم ہوتی ہے۔ گویا کہ اسے خبر ہی نہیں ہوتی۔ کہ دوسری چیزیں کیا کر رہی ہیں۔ تقسیم عمل کچھ ایسی احسن طور پر واقع ہے کہ کہیں بھی گڈمڈ اور خلط ملط واقع نہیں ہوتا۔ ما تری فی خلق الرحمٰن من تفاوت فارجع البصر ھل تری من فطور۔ ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئا وھو حسیر۔ تو خدا کی مخلوق میں کوئی نقص نہیں پائیگا۔ خوب بصیرت سے ملاحظہ کر کیا کوئی نقص تو دیکھتا ہے پھر دوبارہ اچھی طرح غور کرلے۔ غور و خوض کا یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ تیری آنکھ تیری طرف ذلیل ہوکر اور ماندہ ہوکر واپس آجائیگی۔ لیکن وہ نوامیس الٰہیہ میں کوئی نقص ثابت نہ کرسکے گی ہر ایک چیز کے اللہ تعالےٰ نے جداجدا فرائض مقرر کردئے ہیں۔ کیا مجال ہے کہ بھول کا درخت انگور دینے لگے۔ اور انگور سے آم پیدا ہونے لگیں اور کیا طاقت ہے کہ سورج چاند کو پکڑلے اور رات دن سے آگے تجاوز کرجائے۔ ہر ایک اپنے اپنے اندازہ اور حد کے اندر قید اور محدود ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک ہستی ہے جوکہ ان تمام قیود و حدود سے آزاد ہے۔ اور اس نے تمام اشیاء کو پابزنجیر کردیا ہے۔

یہ تقسیم عمل کا مسئلہ قانون قدرت میں مشہود اور محسوس ہورہا ہے۔ اور کوئی عاقل اور فہیم اس بات سے ہرگز انکار نہیں کریگا کہ ہر ایک چیز الگ الگ اپنے اپنے مقرر کام پر لگی ہوئی ہے۔ اسی کی طرف یہ آیۃ کریمہ اشارہ فرما رہی ہے۔ ولہ اسلم من فی السمٰوٰت والارض طوعا وکرھا والیہ یرجعون۔ اور تمام اشیاء اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری کا جوڑا اٹھائے ہوئے ہیں خواہ وہ آسمان میں ہوں۔ یا زمین میں۔ بعض اپنی دلی خوشی سے کام سرانجام دے رہی ہیں۔ اور بعض ناخوشی سے اور اسی کے حضور تم نے حاضر ہونا ہے۔ انا عرضنا الامانۃ علی السمٰوٰت والارض والجبال فابین ان یحملنھا واشفقن منھا وحملھا الانسان انہ کان ظلوما جھولا۔ ہم نے آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے کچھ اپنے احکام پیش کئے سب نے ان کو اپنے ذمہ رکھنے سے انکار کیا اور اس سے وہ ڈر گئے۔ اور بعض انسان ایسے ہیں جنھوں نے ان کو اپنے ذمے رہنے دیا ضرور ایسے انسان بڑے ظالم اور جاہل ہیں جوکہ اپنے فرض منصبی میں کوتاہی کرتے ہیں۔ دوسری جگہ دیگر الفاظ میں اس کی خوب تشریح اور توضیح کی ہے۔ الم تر ان اللہ یسجد لہ من فی السمٰوٰت ومن فی الارض والشمس والقمر والنجوم والجبال والشجر والدواب وکثیر من الناس وکثیر حق علیہ العذاب ومن یھن اللہ فما لہ من مکرم ان اللہ یفعل ما یشاء۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ تمام چیزیں اللہ کے احکام کے آگے سربسجود ہیں خواہ وہ آسمانوں میں ہوں خواہ زمین میں اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور تمام چارپائے اور بہت سے لوگ خدا کی فرمانبرداری کررہے ہیں۔ اور اپنے فرائض کو سرانجام دے رہے ہیں۔ اور بہت سے ایسے بھی ہیں جن پر عذاب کا فرد جرم لگ چکا ہے۔ بھلا جسکو اللہ ذلیل کردے اس کو کون عزت دے سکتا ہے۔ ضرور اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے +

جوں جوں دنیا کے علوم وفنون نے ترقی کی جوں جوں دنیا کا تمدن بڑھا۔ اور اس کی تہذیب افزوں ہوئی۔ دنیا کے کام آپسمیں باہم تقسیم ہوتے گئے۔ یہاں تک کہ تمام بنی آدم جوکہ آدم کی اولاد کہلاتے ہیں مختلف شعوب اور قبائل میں منقسم ہوگئے یا ایہا الناس انا خلقنا کم من ذکر وانثی وجعلنا کم شعوبا وقبائل لتعارفوا۔ اے لوگو ہم نے تم کو ایک نر اور مادہ سے پیدا کیا ہے۔ اور تمہارے قومیں اور قبیلے بنادئے ہیں تاکہ معرفت میں نقص واقع نہ ہوجائے۔ اور تم باہم ایک دوسرے کو خوب پہچان سکو۔ یہ سب کچھ کیوں ہوا محض تقسیم عمل کا اصل کام کررہا ہے۔ ہر ایک قوم نے ایک ایک کام لے لیا۔ اور اسی میں مصروف ہوگئے اگر بعض تجارت میں لگ گئے تو بعض نے زراعت اپنا پیشہ بنا لیا۔ بعض صناع بن گئے۔ اور بعض اور کاموں میں مشغول ہوگئے جوکہ ان تینوں سے بچے رہے تھے۔ غرضکہ اس مسئلہ نے یہاں تک ترقی کی کہ پھر ان میں بھی تقسیم عمل اپنا عمل کرنے لگا۔ جوں جوں شہر بڑا ہوتا جاتا ہے۔ ویسے تقسیم عمل اس میں زیادہ زور پکڑتا جاتا ہے۔ یہانتک ایک ایک چیز کے الگ الگ بازار بن گئے۔ شہد کی مکھی نے تقسیم عمل کو خوب اپنی سلطنت میں نباہا ہے۔ ان پر ایک ملکہ ہوتی ہے جسے یعسوب کہا جاتا ہے۔ بعض مکھیوں کو نجار کا کام کرنا پڑتا ہے بعض مزدوری پیشہ ہوتی ہیں بعض سپاہی اور صناع ہوتی ہیں +

اس اصل پر چلنے سے بڑی سہولتیں اور آسانیاں میسر آتی ہیں۔ تقسیم عمل کا لازمی نتیجہ تنظیم عمل ہے۔ کام میں ترتیب قائم رہتی ہے اور کام خوب ہوتا رہتا ہے۔ حضریت میں بدوی زندگی کی نسبت زیادہ ترقی ہوتی ہے۔ اور اس کی یہی وجہ ہے۔ کہ حضری زندگی میں تقسیم عمل اپنا کام کررہا ہے۔ اور بدوی زندگی میں یہ اصل قریباً مفقود ہوتا ہے۔ تورات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کے خسر نے دیکھا کہ تمام مقدمات آپکے آگے پیش ہوتے ہیں۔ اور سارا دن مصروفیت میں گذرجاتا ہے۔ تو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ فرمایا۔ کہ تم کو چاہیئے بعض بڑے جج مقرر کردو۔ ان کے ماتحت ان سے چھوٹے جج اور ان کے ماتحت ان سے بھی چھوٹے اور تم اپنے تئیں ان سب کا افسر سمجھو تاکہ انتہائی عدالت آپ کی ہو +

اسی اصل الاصول کی طرف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی توجہ مبارک کو اللہ تعالےٰ نے اسطرف پھیرا کہ تنفیذ (فنانشل) صیغہ کیلئے آپنے صدر انجمن احمدیہ کی بنیاد ڈالی۔ اور مالی کام ان کے سپرد کردیا تاکہ آپکو کچھ سہولیت پیدا ہو۔ اور وہ آپ کے ماتحت رہکر موافق ہدایات سلسلہ احمدیہ اس آمد کو خرچ کرے جو ان کے پاس اللہ تعالیٰ بھیجے۔ اس صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت اس کی شاخیں متعدد مقامات پر بنائی گئیں۔ اس اصل کو اور بھی ترقی دینی چاہیئے۔ اور اس کے فوائد سے متمتع ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت اکثر اضلاع میں پائی جاتی ہے چاہیئے کہ ہر ضلع میں صدر انجمن احمدیہ کی ایک نائب شاخ ہو جو اس ضلع کی دیگر انجمنوں کی افسر ہو۔ اور اسکی افسر صدر انجمن ہو جو کہ خلیفہ وقت کے ماتحت اپنے کاموں کو سرانجام دے۔ اگر اس قاعدہ کی پابندی کی جاوے۔ اور اس کے مطابق کام سرانجام دئے جاویں تو یقیناً کام سہل اور آسان ہوجاویگا اور کام میں باقاعدگی صفائی صحت سرعت اور ترتیب پیدا ہوجاویگی۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حکم کی تعمیل کی خوب سبیل نکل آئیگی۔ اور اسطرح ہر ایک احمدی کو آنحضور کے حکم کی اطلاع بھی ہوجائیگی۔ اور انشاء اللہ۔ اللہ کے فضل و کرم سے آمد میں بھی معتدبہ ترقی ہوجائیگی۔ اور آئے دن کی شکایات انشاء اللہ رفع ہوجائینگی۔ کہ لنگرخانہ ہمیشہ مقروض ہی رہتا ہے حضرت اقدس علیہ السلام کا صریح ارشاد ہے کہ جو احمدی ماہوار چندہ نہیں دیتا خواہ وہ پیسہ ہی کیوں نہ ہو اگر برابر تین ماہ تک ماہواری چندہ ادا نہ کرے تو وہ احمدی جماعت میں نہیں رہیگا۔ کہا جاتا ہے کہ احمدی چار پانچ لاکھ ہیں۔ مگر چندہ بہت ہی قلیل تعداد ادا کرتی ہے اگر باقاعدہ انجمنیں بن جاویں۔ اور اپنی ضلع کی انجمن کے ماتحت ہوکر کام کریں۔ اور وہ صدر انجمن کے ماتحت اسکی ہدایت کے مطابق عمل پیرا ہوں۔ تو اس سے ایک تو یہ فائدہ ہوگا۔ کہ ہر ایک احمدی کا پتہ لگ جاویگا۔ اور اس سے باقاعدہ ماہوار چندہ وصول ہونا شروع ہو جائے گا

الاخبار والآراء

قادیانیوں کا ہفتہ وار انگریزی اخبار مدراس میں

اس عنوان کو الفضل کے معزز ناظرین تعجب وحیرت کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ مگر یہ نئی دریافت "ممبر پنجاب ہسٹاریکل سوسائٹی اور پروفیسر دینیات شیعہ محمڈن کالج علیگڈھ کی طرف منسوب ہے۔ جن کا نام نامی فدا حسین بانقا" ہے۔ آپ رسالہ شیعہ (اکتوبر) میں رقمطراز ہیں ؛

محامٹن نام کا ایک انگریزی ہفتہ وار اخبار مدراس سے شائع ہوتا ہے۔ اور وہ قادیانیوں کا اخبار ہے۔ جن کی دشمنی اہل بیت اطہار علیہم السلام سے عموماً اور جناب امام حسین علیہ السلام سے خصوصاً کالشمس فی رابعة النہار ہویدا اور آشکار ہے۔ تاہم اس قادیانی دشمن حسین علیہ السلام کے قلم سے بھی اللہ نے اس ایراہیمی معجزہ کا اقرار نہیں شائع کرا ہی لیا اس قادیانی انگریزی اخبار نے دو مرتبہ یقیناً یا اس سے زائد اس معجزہ باہرہ کا اقرار کیا ہے۔ اور غالباً پرسال ماہ مارچ کے پرچہ میں درج کیا ہے"

(انتہی بلفظہ)

واقع میں ہسٹاریکل کے ممبر کی شان کے شایان یہی تحقیقات تھی جوان سطور سے ظاہر ہے۔ اور اس سے کس دشمن تاریخ کو انکار ہوسکتا ہے۔ جب کہ راوی کے تقدس وثقہ ہونے کا یہ ثبوت بھی "کالشمس فی رابعة النہار" ہے۔ کہ وہ دینیات شیعہ کے پروفیسر ہیں۔ اور جب ایک بات ایسی محققانہ واقعات کے مطابق ہے۔ تو دوسری بات دشمنی اہل بیت وامام حسین علیہم السلام سے بھی انکار کرنے کی گنجائش نہیں۔ ہاں حضرت حجۃ اللہ مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شعر

جان ودلم فدائے جمال محمد است
خاکم نثار کوچۂ آل محمد است

کے معنے بھی کسی اسی قسم کی نئی لغات سے حل کرنے پڑیں گے۔ جیسے یہ وقائع نویسی بیسویں صدی کی ایجاد ہے۔ تقیہ تو ہمارے امام کے مذہب میں جائز نہ تھا۔ وہ تو بارہا اسے نفاق فرماچکے تیسری بات جس کے متعلق یہ روایت ہے۔ یعنی علم لے کر دیکھتے ہوئے انگاروں میں کود پڑنا سو اس کے لئے اس علم میں کافی موقع ہے مبہم اللہ ؛

جنوبی افریقہ کے ہندوستانی

ڈربن ۲۲ نومبر کا تار ہے کہ قصبوں بندرگاہوں اور ریلوے کے اکثر ایکے والے کام پر واپس آرہے ہیں مگر دیہات اور نیشکر کے کھیتوں کی حالت ناقابل اطمینان ہے۔

ایک طرف برٹش انڈین ایسوسی ایشن ہندوستانیوں کے ساتھ تشدد برتے جانے کی شاکی ہے۔ دوسری طرف گورنر جنوبی افریقہ لارڈ گلیڈسٹون بہادران الزامات کی تردید کرتے ہیں اس لئے حضور وائسرائے نے سیکرٹری آف سٹیٹ ہند کو کامل وبے لاگ تحقیقات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور دوسری تار میں یہ درخواست کی ہے۔ کہ یونین گورنمنٹ ہندوستان کے لیڈروں سے سمجھوتے کے لئے گفتگو کرے۔ اور پھر مکرر تار دیا کہ مضبوط بے لوث چھان بین کی جائے۔ جنوبی افریقہ کی گورنمنٹ نے اس تحقیقات پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ کوڑے مارے جانے کے متعلق گورہ آبادی کا آرگن ٹرنسوال لیڈر لکھتا ہے۔ کہ مقام بالنگیج کی کان کے ہندوستانی مزدور کام چھوڑ کر باہر چلے گئے۔ تو کان کے منیجر صاحب دو چار کارکنوں کی معیت میں انہیں کوڑے مارتے ہوئے واپس لائے ؛

چار پانچ ہزار ہندوستانیوں کے جلسے میں مسٹر گاندھی کے قائمقام مسٹر پی نیڈو نے بہت جوش برپا کیا۔ ایک عہدہ دار سے گرفتار کرنے آیا۔ مگر اس نے اپنی تقریر کو جاری رکھا پھر اسے کندھوں پہ اٹھائے لئے جارہے تھے کہ پولیس نے گرفتار کرلیا۔ اس نے اپنے دوہزار رفیقوں کو چھڑانے سے منع کردیا۔ اور حاضرین کو تاکید کی۔ کہ کسی قسم کی زیادتی نہ کریں۔ مسٹر نیڈو جیل میں داخل کئے گئے۔ ان کی ضمانت نامنظور ہوئی ؛

دیسی پولیس نے سرغنے گرفتار کرلئے تھے۔ مگر ہندوستانی جو ہتھیاروں سے مسلح تھے۔ انھوں نے پولیس پر حملہ کرکے قیدی چھڑالئے۔ اتنے میں یوروپین پولیس نے مجمع منتشر اور لیڈروں کو گرفتار کرلیا ؛

۲۵ نومبر کا تار ہے۔ کہ اس پرنز امین جو نٹیال کے جنوبی ساحل پر واقع ہے۔ پولیس سے مقابلہ میں ہندوستانیوں کے تین مقتول اور بیس مجروح ہوئے۔ اور زولولینڈ سے خبر آئی کہ وہاں ہندوستانی ہڑتالیوں نے جاگیر کے منیجر پہ حملہ کیا۔ اور ایک ریل گاڑی پر سنگباری کرکے کھڑکیاں توڑ ڈالیں۔ مسٹر رچ عنقریب تین پونڈ ٹیکس کے قانونی جواز کا امتحان کریں گے ؛

جنرل سمٹس لارڈ گلیڈسٹون کے مشورہ کرنے پر مشورہ کیا گیا ہے۔ اور جنرل بوتھا نے دوران ملاقات میں ریوٹر کے قائمقام سے کہا۔ کہ گورنمنٹ کچھ چھپانا نہیں چاہتی۔ تحقیقات کر رہا ہے تارکان وطن کے محافظ کا ارادہ ہے۔ بعض ہندوستانی ہڑتالیوں کے خلاف مقدمہ واپس لے۔ اور ان سے معاہدہ فسخ کرکے انہیں ہندوستان بھیج دینے کی صلاح ہے ؛

بعض اخبار صلاح دے رہے ہیں۔ کہ جنوبی افریقہ کی ہر چیز کو ہندوستان میں بائیکاٹ کیا جائے تاکہ وہاں کے خود پسندوں کو معلوم ہو جائے۔ کہ ہندوستانی بھی مردہ نہیں۔

نیوکیسل اور ڈنڈی کے اضلاع میں جن ہندوستانیوں کو سزا دی گئی۔ ان کی تعداد ۸۰۴ ہے۔ اور ان کی سزائیں ایک ہفتہ سے ۶ ماہ قید اور ۱۰ شلنگ سے ۵ پونڈ جرمانہ تک ہیں ؛ محکمہ صفائی کے ۵۰ ملازموں کو ۱۰-۱۰ شلنگ جرمانہ یا سزائے قید ہوئی تھی۔ انہیں پھر کام پر واپس آنے کا موقعہ دیا گیا۔ مگر انہوں نے انکار کیا ہڑتالیوں کو مدد مل رہی ہے۔ پانچ ہزار پونڈ سرمایہ کی تعداد تسلیم کی گئی ہے۔ اخبار انڈین اوپینین کے قائمقام ایڈیٹر مسٹر البرٹ کو ہندوستانی پابند معاہدہ مزدوروں کو پناہ دینے کے جرم میں گرفتار کیا گیا ؛

معاملات بلقان

۲۴ نومبر لنڈن کا تار ہے۔ کہ پرنس ولیم آف ویڈ کو فرمانروائے البانیہ منتخب کیا گیا ہے۔ اور اوائل وسط دسمبر میں اسے باقاعدہ حکمران منتخب کرنے کی غرض سے وفود طلب کئے گئے ہیں۔ حالانکہ ابتداء میں جب البانیہ کو ایک خود مختار ریاست زیر سایہ ٹرکی رکھنے کی تجویز تھی۔ تو کسی مسلمان شاہزادہ کو فرمانروا بنانے کا ارادہ ظاہر کیا گیا تھا۔ افسوس کہ اب آٹھ میں سے قریباً سات حصے مسلمان رعایا پر ایک رومن کیتھلک کو بادشاہ منتخب کیا جاتا ہے۔ امید ہے۔ یہ انتخاب کچھ رنگ لائیگا۔ اور صوفیہ کا تار ہے۔ کہ گورنمنٹ بلغاریہ نے طاقتوں سے شکایت کی ہے۔ کہ یونان نے ہمارے (بلغاری) قیدیوں کو تاحال رہا نہیں کیا۔ پریزیڈنٹ فرانس کا ثالثانہ فیصلہ منظور۔ مگر یونان کہتا ہے۔ کہ ابھی ان صدہا قیدیوں کی بطور باغیوں کے بذریعہ کورٹ مارشل تحقیقات ہوگی۔ بلغاریہ نے لکھدیا ہے۔ کہ ان قیدیوں کی جان کے خلاف کوئی ارادہ قتل کا مرادف ہے۔ اور یونان کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا ؛

آرمینیا میں اصلاحات

آرمینیا میں گورنمنٹ کی مجوزہ اصلاحات کے آغاز کے طور پر کرنل ہاکر (جو برٹش افسر ہیں) قسطنطنیہ سے روانہ کئے گئے ہیں۔ یہ سات ہزار خاص فوجی پولیس صوبجات طرابزند ارض روم۔ دلون۔ بطلس۔ حیواس اور غارپٹ کے لئے مرتب کریں گے موخرالذکر تینوں ولائیتیں دفریح ا میجر انگوی کی براہ راست نگرانی میں ہونگی۔ جو کرنل ہاکر کے احکام کے مطابق عمل کریں گے۔ توقع

کی جاتی ہے۔ کہ آخر ہر ایک ولائت میں اجنبی افسر مامور کیئے جائیں گے + دیکھیئے یہ طریق کب تک امن کا ضامن ہو سکتا ہے +

طلبأ اسلامیہ کالج کے وظائف میں تخفیف

انجمن حمایت الاسلام لاہور نے بعض طلباء کے وظائف دس دس یا پانچ پانچ سے دو دو تین تین روپے کر دئے ہیں اس غیر مدبرانہ تخفیف پر ان وظیفہ خواروں کی شکایت بجا ہے جنھوں نے انٹرنس پاس کرکے کالج کی تعلیم صرف اس امید پر اختیار کی تھی۔ کہ اور کچھ نہیں تو فیس وظیفے سے ادا ہو جایا کریگی۔ اب نہ تو وہ تعلیم چھوڑ سکتے ہیں۔ نہ آگے پڑھ سکتے ہیں۔ انجمن کو چاہیئے۔ کہ موجودہ وظیفہ خواروں کو تو بدستور امداد دئے جائیں۔ اور آئندہ صرف اتنے ہی وظیفہ دئے جائیں۔ جتنے آخر تک نباہ سکے +

جیلخانوں میں مسجد کی درخواست

یہ درخواست کرنے کی تجویز پیش کی جاتی ہے۔ کہ مسلمان قیدیوں کے ادائے پنجگانہ کے لئے جیلخانوں میں مسجد ہونی چاہیئے۔ میرے خیال میں مسجد کی درخواست سے پہلے نمازی مہیا کرنے چاہئیں۔ ان الصلوٰۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر کے ماتحت بہت کم ایسے لوگ ہیں جو جیلخانوں میں آئیں۔ پھر ہمارا دین تو ایسا آسان ہے۔ کہ اس میں کسی عبادت کرنے کے لئے کسی خاص مکان کی ضرورت نہیں۔ تمام زمین ایک مسلم کے لئے مسجد ہے۔ جب مسلمان نماز کے پابند ہونگے اور جیسا اسے ادا کرنے کا حق ہے۔ ادا کریں گے۔ تو اول تو جیلخانوں ہی میں کم جائیں گے۔ دوم جب مخلص نمازی ہونگے۔ تو اللہ ان کے لئے ضرور راہ نکالیگا۔ اور اس وقت درخواست بھی فوراً منظور ہو گی۔ جمعہ کے لئے دو گھنٹے کی چھٹی منظور ہو چکی ہے۔ مگر کتنے مسلمان ہیں جو اسے پابندی سے ادا کرتے ہیں۔ پرائمری مدارس میں ہفتہ میں نصف دن کی تعطیل منظور ہے۔ مگر ہم نے دیکھا ہے۔ کہ اکثر مسلمان مدرسین بھی بجائے جمعہ کے ہفتہ کو رخصت دیتے ہیں تاکہ ڈیڑھ دن کی چھٹی منا سکیں۔ اور جہاں ہندو مدرسین ہیں وہاں تو خیر بات ہی جدا ہے +

ممالک عثمانیہ

نکولیف میں غیر ملکی مہاجنوں کے روپے سے فرانسیسی اور انگریزی فرقوں نے جہاز سازی کے کارخانے کھول دئے تھے۔ ایسے ہی ترک بھی چاہتے ہیں کہ یورپ کے بڑے بڑے جہازی کارخانے روپیہ کی شرکت سے ٹرکی کے کسی مناسب مقام پر کام شروع کر دیں۔ اور یوں بحری قوت میں استحکام پیدا کیا جائے۔

دوسری خبر یہ ہے کہ بین الاقوام محکمہ اور ترکی وزارت مال کے درمیان ایسا سمجھوتہ ہو گیا ہے جس سے عثمانی قرضوں کی تقسیم ٹرکی کے ان علاقوں پر آسکے گی۔ جو بلقان لیگ کے پاس چلے گئے ہیں۔

تیسری خبر یہ ہے۔ کہ ایک سکیم تیار ہوئی ہے۔ جس کے رو سے تمام صوبجات مشرقی اناطولیا کا ایک مسلمان گورنر جنرل مقرر کیا جائیگا۔ اور اس کے یوروپین مشیر ہوں گے۔ ملک کی تقسیم کئی حلقوں میں ہوگی۔ جن پر ایک نائب گورنر متعین ہوگا۔ اور احاطوں میں یوروپین انسپکٹروں کا تعین بھی ہوگا۔ تمام ملک میں تیرہ ہزار جنداری کے سپاہی بھرتی ہوں گے۔ اور ان کا انتخاب فوجی سپاہیوں سے ہوگا +

چوتھی خبر یہ ہے۔ کہ نیا بنی عثمانی کا نیا انتخاب شروع ہے۔ اور حکومت نے بذریعہ سرکلر حکام کو انتخاب میں کسی قسم کی مداخلت سے منع کر دیا ہے۔:

پانچویں خبر یہ ہے کہ صدر اعظم محمود شوکت پاشا کے قاتلوں میں سے ایک شخص قوا قلی مصطفےٰ روپوش تھا۔ اور اس پر سزائے موت کا حکم صادر ہو چکا تھا۔ وہ روسی افسران قنصل خانہ کی رضامندی سے روسی جہاز پر سے گرفتار کر لیا گیا۔ روسی سفیر نے صدر اعظم کے روبرو اس غلط بیانی پر اعتراض کیا۔ کہ قیدی ایک معمولی مجرم ہے۔ اور چاہا کہ قیدی واپس اور عظیم بے افسر پولیس برخاست ہو +

اذان و نماز و مسجد بند

قصبہ بیگوہ ضلع مانڈگڈھ علاقہ میواڑ میں ایک پرانی مسجد تھی۔ جسے مرمت کراکر مسلمانوں نے نماز پڑھنی شروع کر دی۔ ہندوؤں کی طرف سے نالش ہونے پر مسلمان نمازی گرفتار ہو کر حوالات میں بھیجے گئے۔ اور انہیں حکم دیا گیا۔ کہ مچلکے لکھ دو۔ کہ ہم آئندہ مسجد میں نہ اذان دیں گے۔ نہ نماز پڑھیں گے۔ آخر بہت سی جدوجہد سے ساڑھے پانچ ماہ کے بعد یہ مسلمان رہا ہوئے۔ رہائی کے وقت ان سے ایک تحریر پر دستخط کرائے گئے۔ اور اس کے بعد حاکم مانڈل گڈھ نے فی کس گیارہ گیارہ روپے جرمانہ یا ایک ماہ قید سخت کی سزا دی۔ کیونکہ ہندوؤں کا بیان ہے۔ کہ اس مسجد کی اذان مندر میں سنائی دیتی ہے جس سے ٹھاکر جی اور ان کی پوشاک نجس ہو جاتی ہے"۔ یہ نئی فلاسفی ہمیں تو سمجھ نہیں آتی +

۲۔ اسی طرح قصبہ نیتوال علاقہ ریاست اودے پور میں ایک پرانی مسجد ہے جنیوں نے اپنے بھائی سکرٹری کی مدد سے اس میں اذان و نماز بند کرادی۔ مسلمانوں نے دربار میں اور پھر پولیٹیکل ایجنٹ کے پاس عرضیاں بھیجیں اور مسلم لیگوں سے بھی کہا مگر کوئی نتیجہ نہیں نکلا +

اس قسم کے واقعات ریاستوں میں ہوئے ہیں۔ جن کو پڑھ پڑھ کر ہم خدا تعالےٰ کے شکر گذار ہیں۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ کے زیر سایہ ہم آزادی سے اپنی عبادتیں گذار رہے ہیں +

مسلمانان لاہور کا جلسہ عام

۲۳ر نومبر کو جو جلسہ لارڈ ہیڈلے کے قبول اسلام مسلمانان لاہور کی طرف سے ہوا ہے۔ اس میں تین ریزولیوشن پاس ہوئے ہیں (۱) مسلمانان لاہور کی طرف سے رائیٹ آنریبل لارڈ ہیڈلے کی خدمت میں ان کے مشرف باسلام ہونے پر خواجہ کمال الدین صاحب کی معرفت مبارکباد کا ایک تار بھیجا جائے +

(۲) مسلمانان لاہور کا یہ جلسہ خواجہ کمال الدین صاحب کی مساعی جمیلہ کا جو وہ تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے کر رہے ہیں۔ شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور ان کی نسبت اعتماد کا ووٹ پاس کرتا ہے +

(۳) خواجہ کمال الدین صاحب کے اسلامی مشن کے لئے جمیع مسلمانان ہند میں چندے کی تحریک کی جائے۔ اور چندہ وصول کرنے کے لئے ایک مجلس امیناں بنائی جائے۔ جس کے اراکین احمدی اور دیگر مسلمان ہوں۔ یہ روپیہ خواجہ صاحب کی معرفت خرچ کیا جائے۔

اسلامی وقار سے گری ہوئی حرکت

بعض مسلمانوں بلکہ مجھے کہنا چاہیئے۔ اہلحدیثوں نے یہ طریق اختیار کیا ہے۔ کہ وہ دہرم پال کو لئے لئے پھرتے ہیں۔ اور اسی سے دیگر مذاہب بالخصوص آریہ سماج کو سخت سست سنواتے اور پھر اس پر لٹو ہوتے ہیں اہلحدیث کانفرنس جو دہلی میں ہوئی۔ وہاں دہرم پال نے کہا میں مسلمان تو ہوں نہیں۔ جیسا کہ اس نے ایک نہایت گستاخانہ مضمون میں جناب رسالتمآب صلعم اور قرآن مجید اور دیگر عقائد اسلامیہ کی رشنلزم کے بہانہ سے ہنسی اڑائی ہے۔ البتہ آریہ سماج اگر بحیثیت مسلمان مجھ سے مباحثہ کرنا چاہتی ہے۔ تو جیسا گنگو کا گوشت ترک کرا کے مجھے مسلمان بنایا تھا۔ اب اس کے خلاف کرکے آریہ سماج میں مجھے مسلم بنا کر مباحثہ کرے۔ کیا بیہودہ اور دل آزار منطق ہے بھلا سچے مسلم کو کیا ضرورت ہے۔ کہ وہ ایک لامذہب انسان سے مدد لے کر دوسرے مذاہب پر حملہ آور ہو۔ یہ اسلامی شان سے بہت گری ہوئی حرکت ہے جسے ہم بالکل پسند نہیں کرتے۔ آریہ مناظرین کو بھی چاہئیے۔ کہ وہ

دہرگیال کے اعتراضوں کا جواب اسے رشتہ لازم سمجھ کر دیا کریں۔ اور اگر اس کی سخت زبانی سے کچھ شکایت ہو۔ تو یہ خیال کر لیا کریں۔ کہ مسلمانوں کو تم اسی شخص کے ذریعہ اس سے وہ گنا جو گنا رنج پہنچا چکے ہو + کما تدین تدان

دو ہندوستانیوں کو اعزاز

آنریبل سر کرشنا گپتا صاحب ممبر انڈیا کونسل اب اس کونسل کے وائس پریزیڈنٹ مقرر کئے گئے ہیں اور یہ عزت اول مرتبہ ایک ہندوستانی کو حاصل ہوئی ہے۔ کہ وہ صاحب وزیر ہند کی عدم موجودگی میں کونسل کی تمام کارروائیوں کا رہنما ہو۔ دوم میاں چنن دین صاحب ریٹائرڈ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے کو ساری نارتھ ویسٹرن ریلوے پر درجہ اول پہ بلا کرایہ سفر کرنے کے لئے ایک مستقل پاس عطا ہوا ہے۔ اور یہ بھی پہلا ہی موقعہ ہے۔ کہ ہندوستانی کو یہ رعایت دی گئی ہو +

مسلمانوں کی جداگانہ نیابت قائم رہے گی

یہ کوشش کی جا رہی ہے اور کچھ مسلمان بھی اس کے معاون سنے جاتے ہیں۔ کہ قانونی کونسلوں کے قواعد وضوابط میں کچھ ترمیم ہو۔ حال میں ہز ایکسیلنسی وائسرے بہادر نے مختلف انجمنوں کے ایڈریس کا مشترکہ جواب دیتے ہوئے فرما دیا ہے۔ کہ موجودہ حالات کے ماتحت غیر سرکاری ممبران کونسل کے اثر کو غیر حقیقی سمجھنا سراسر باطل ہے +

اور آئینی تبدیلیاں ملک میں جلد جلد نہیں ہوا کرتیں۔ جس تجویز اصلاح کا بڑی خوشی سے خیر مقدم کیا گیا تھا اس کی نوعیت کو بدلنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ نہ کی جا سکتی ہے ہاں جزوی ترمیمات جزوی نقائص کو دور کرنے کے لئے ہو سکتی ہیں +

قبل از وقت ریٹائر نہ ہونگے

ہز ایکسیلنسی بالقابہ کے متعلق یہ خبر مسرت خیز ہے کہ آپ کے ریٹائر ہونے کے ارادہ یا خواہش کی افواہ بے اصل ہے۔ لنڈن ٹائمز نے یہ لکھا ہے۔ کہ گورنمنٹ سے تعلق ویسرائلٹی پر ہی ختم نہ ہو جائیگا۔ بلکہ وقت آنے پر آپ سفارتی صیغہ میں لے لئے جائیں گے۔ غالباً پیرس میں برٹش سفیر ہوں۔ اور یہ بھی عام طور پر یقین کیا جاتا ہے۔ کہ اگر لارڈ کچنر امیدوار ہوئے۔ تو یہ عہدہ کسی اور کو نہ دیا جائیگا +

کلکتہ میں بم سازی کے کارخانہ کا سراغ

خفیہ اور معمولی پولیس نے راجہ بازار کے ایک مکان پر پہنچ کر بم سازی کا سامان اور کئی بم جو ابھی مکمل ہوئے تھے۔ گرفتار کئے۔ ان کے ڈبے ان بموں سے ملتے جلتے تھے۔ جو حال ہی میں بم سازوں نے استعمال کئے پندرہ مشتبہ اشخاص کمشنر پولیس کے سامنے پیش ہوئے اور کہتے ہیں۔ کہ دہلی کے حادثہ بم سے ان ماخوذین کے تعلق کی شہادت بہم پہنچائی گئی ہے کلکتہ پولیس کاغذات اور کتابوں کے امتحان میں مصروف ہے۔ ماخوذین کی تعداد بتیس تک پہنچ چکی ہے۔ مشرقی بنگال کے اضلاع میں مختلف مقامات پر تلاشیاں لی گئیں مگر کوئی مشتبہ چیز برآمد نہیں ہوئی۔ سرکلر روڈ کے مکان نمبر ۸۸ پر بھی پولیس کا دھاوا ہو چکا ہے نتیجہ نامعلوم ہے شریر انارکسٹ بھی اپنا کام کئے جاتے ہیں۔ بہار سکول آف انجینئرنگ میں مغویانہ اشتہارات چسپاں ملے ہیں +

کچھ بنکوں کے متعلق

انڈین سپیسی بنک بمبئی کی جو درخواست جج ہائیکورٹ بمبئی کے سامنے گذری تھی۔ وہ خارج ہو گئی۔ کیونکہ مسٹر چنیولال پنالال نے سنتھینٹ کے دس حصے خریدنے اور خرچہ مقدمہ ادا کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ سندھ بنک کے ڈائرکٹران نے حصہ داران سے بیس فیصدی اور طلب کئے ہیں۔ تاکہ امانت داروں کے مطالبات پورے ہو سکیں۔ برہا بنک کے سرکاری لیکوئیڈیٹر نے بنک کے دو ڈائرکٹروں اور ایک منیجر کے خلاف بعض رقوم کی واپسی کے لئے چیفکورٹ میں درخواست دی ہے۔ پنجاب کواپریٹو بنک نے اپنے سرمایہ کو ۱۰ لاکھ سے ۲۵ لاکھ بڑھا دینے کا فیصلہ کیا ہے انڈین اکسچینج بنک شملہ نے ۱۲ر نومبر کو روپے کی ادائیگی بند کر دی ڈسٹرکٹ شملہ نے بنک کے دروازوں کو مقفل اور سربمہر کر دیا +

۱۷ر نومبر کو لاہور بنک نے بھی اپنا کاروبار بند کر دیا بمبئی ہائیکورٹ میں کریڈٹ بنک پر مقدمہ چل رہا ہے۔ سرکاری لیکوئیڈیٹر نے رپورٹ کی کہ بنک کے کاغذات میں سخت گڑبڑ ہے + گورنمنٹ بمبئی نے بنکنگ حالات کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا ہے خونخواری کا خمیازہ ابھی تک سودی دنیا اٹھا رہی ہے۔ اور توبہ نہیں کرتی۔ اس سود کا اثر دور دور تک پہنچا ہے۔ ریلوے رپورٹ سے ظاہر ہے۔ کہ اسے یکم اپریل سے ۲۵ر اکتوبر تک کل جتنا روپیہ آیا۔ وہ گذشتہ سال کی اس میعاد کی آمدنی سے ساڑھے سینتیس لاکھ روپیہ کم ہے +

فسوف یاتی اللّٰہ بقوم یحبہم ویحبونہ

المشیر مراد آباد میں ایک تو بہ نامہ شائع ہوا بلیا ضلع گیا کے پانچ شخصوں کی طرف سے کہ ہم احمدیت سے کہ اس زمانہ میں یہی حقیقی اسلام ہے خارج ہوتے ہیں۔ پہلے ان لوگوں کو اپنے دخل ہونیکا ثبوت دینا چاہیئے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ اس شہر کا کوئی آدمی احمدی نہیں۔ نہ ان کے پاس کوئی اخبار پہنچتا ہے۔ نہ سلسلہ کے کاموں میں ان کی طرف سے مدد آئی۔ پھر بلا تحقیق خبریں شائع کرنے سے کیا فائدہ اور اس میں ہمارا کیا نقصان۔ ہم تو ایسی خبر پڑھ کر مندرجہ عنوان آئیت کی بشارت سے دگنی مسرت حاصل کرتے ہیں +

آریہ سماج میں پریزیڈنٹی کا جھگڑا

رائے ٹھاکر دت کو انتزنگ سبھا نے وچھووالی آریہ سماج کی پردھانی سے معطل کر دیا۔ مگر وہ اپنے عہدہ پر استقلال سے جمے رہے۔ اور ہمارے خیال میں بہت اچھا کیا۔ کیونکہ آجکل پردھانی۔ پریزیڈنٹی لیڈری بچوں کا کھیل سمجھ لی گئی ہے کہ جب چاہا کسی کو اوپر کر دیا۔ اور جب چاہا اسے نیچا دکھا دیا۔ رائے ٹھاکر دت نے امنی کا خوف دیکھ کر پولیس سے بھی مدد لی۔ اس جھگڑے نے طول نہیں کھینچا انتزنگ سبھا نے اپنے ریزولیوشن کو منسوخ کر دیا۔ اور رائے صاحب نے سماج مندر میں پولیس لانے پر افسوس کا اظہار کیا + بہرحال انجام اچھا ہوا +

ڈاکٹروں کے متعلق پبلک سروس کمیشن میں شہادت

(منقول از پائونیر مورخہ ۲۴ر نومبر ۱۹۱۳ء صفحہ ۶ کالم نمبر ۱) مسٹر مرزا یعقوب بیگ آخری گواہ نے پیش کیا۔ کہ سول سرجنوں کا تقرر زیادہ کیا جائے تاکہ قابل سند یافتہ افسر یعنی سول اسسٹنٹ سرجنوں کو اعلیٰ عہدہ ملنے کے موقع مل سکیں اس نے یہ بھی بیان کیا۔ کہ چونکہ سول سرجن کا عہدہ بہت مشقت اور ہمیشہ دورہ کا ہے۔ اس لئے جوان اسسٹنٹ سرجنوں کو یہ عہدہ دیا جائے۔ مگر بزرگی ترجیح کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ پنجاب کے اسسٹنٹ سرجنوں کا یہ بھی مدعا ہے کہ ایکٹ اسلحہ سے انہیں بری کیا جائے وجہ یہ ہے کہ پنجاب میں ڈکیتی اور دیگر سخت وارداتیں بہت ہوتی ہیں۔ اسلئے ڈاکٹر اسلحہ رکھنے کے مستحق ہیں۔ تنخواہ کی کمی کی اور پنشن کی بھی شکایت ہے۔ جیسے اسسٹنٹ سرجنوں کے فرائض صعب ہیں۔ ان کے موافق انہیں تنخواہ نہیں ملتی۔ چونکہ ہماری نوکری میں بہت ہی مشقت اور محنت ہے۔ اس لئے میری رائے میں بیس سال ملازمت کے بعد پنشن ملجانی چاہیئے۔

لارڈ اسلنگٹن بلاشک مجھے اور میرے دوست کمیشن کے ممبروں کو اب واقفیت حاصل ہو گئی۔ کہ آپکی ملازمت پر مشقت بہت ڈالی گئی ہے **جواب گواہ** ہاں حضور۔ **لارڈ اسلنگٹن** اور میں خیال کرتا ہوں۔ کہ ممبران کمیشن پر یہ حقیقت بھی کھل گئی ہے۔ کہ ہندوستان کی سب ملازمتوں پر مشقت و محنت بہت ڈالی جاتی ہے +

(قہقہہ تمسخرانہ لگایا گیا)

210

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ

الاسلام

دعا کا جواب

قرآن شریف کے ابتداء میں اللہ تعالےٰ نے سورۃ فاتحہ لگا کر اسلام کا مطالعہ کرنے والے پر ایک ایسی حجت قائم کر دی ہے کہ اب اس کی صداقت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔

اس میں کیا شک ہو سکتا ہے کہ سچا فیصلہ وہی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہو۔ کیونکہ انسان جو فیصلہ کریگا۔ اس میں شک کی گنجائش ہوگی۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ انسان مختلف اقسام کے ہوتے ہیں۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ جو بات مان لیں۔ اسے چھوڑ ہی نہیں سکتے۔ اور زبر دلائل کے ہوتے ہوئے اپنی رائے نہیں ترک کر سکتے۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان میں قوت فیصلہ ہوتی ہی نہیں۔ جو کچھ کسی نے کہ دیا۔ وہی مان لیا۔ جس کے پاس گئے۔ اس کے خیالات سے متاثر ہو گئے کوئی دہریہ ملا۔ تو ہستی باری پر سو سو شکوک و شبہات وارد کرنے شروع کر دئے۔ کسی مشرک کے پاس بیٹھے۔ تو عقل و نقل سے شرک کی تائید پر کمربستہ ہو گئے۔ کسی موحد کی صحبت ملی۔ تو توحید باری پر ہی ایمان لائے۔ غرض جس مذاق یا جس فہم کے انسان کو ملے۔ اسی کے ہم رنگ ہو گئے۔ اور اسی کی سی کہنے لگے۔ اپنے دل و دماغ میں کچھ ہوتا ہی نہیں۔ گویا ان کے دل اور دماغ ہر وقت خالی رہتے ہیں۔ کہ جو چیز ان میں ڈالی جائے پڑ جاتی ہے۔ مگر اس مجلس سے اٹھے۔ اور پھر کورے کے کورے بعض ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ کہ جو نہ تو ضد اور ہٹ کرتے ہیں۔ نہ خالی الذہن کرتے ہیں۔ جو کچھ چاہو ان سے منوا لو۔ اور جس کی صحبت میں بیٹھیں۔ اسی کی سی کہنے لگیں بلکہ عقل و فہم سے کام لیتے ہیں۔ اور جو بات اختیار کرتے ہیں۔ اسے اچھی طرح غور و فکر کے بعد اختیار کرتے ہیں۔ اور جو چیز لیتے ہیں ٹھوک بجا کر لیتے ہیں۔ مگر ان کی عقل اور ان کا علم ایسا کامل نہیں ہوتا۔ کہ حق و باطل میں فرق کر سکیں۔ اس لئے اپنی طرف سے تو خوب غور کے بعد کسی عقیدہ کو اختیار کرتے ہیں۔ مگر درحقیقت اس میں انہیں بہت مقامات پر ٹھوکریں لگی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور گو وہ خوب تحقیق کے بعد ایک راہ اختیار کرتے ہیں۔ مگر دراصل صراط مستقیم سے دور ہوتے ہیں۔

ایک اور گروہ ہے جنکی عقل اور علم بھی ایک حد تک کامل ہوتا ہے لیکن جھوٹ کو ایسا سجا کر ان کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اسی کو سچ مان لیتے ہیں۔ اور گو ان میں قوت امتیاز ہوتی ہے مگر دجل اور فریب کی وجہ سے اس قوت امتیاز سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

پس دنیا میں اس اختلاف امزجہ کی وجہ سے حق و باطل میں فرق کرنا بہت مشکل ہو رہا ہے۔ اور ہر ایک شخص اپنے ہی خیالات کو درست سمجھ رہا ہے۔ اور جو کمزور ہیں۔ وہ جس طرف کی دلائل کو مضبوط دیکھیں۔ اس طرف ہو جاتے ہیں۔ مگر اس میں بھی دقت ہے ایک مسئلہ پر اگر ایک عالم اور ایک جاہل تقریر کریں۔ تو بارہا دیکھا گیا ہے۔ کہ وہ جاہل حق پر ہوتا ہے۔ لیکن اپنے علم کی کمی اور اپنی واقفیت کی کوتاہی اور اپنی سمجھ کی کمزوری کی وجہ سے وہ عالم کے اعتراضات کا جواب نہیں دے سکتا۔ اور بظاہر شکست کھا لیتا ہے۔ اور اگر اسی مسئلہ پر اس کی جگہ کوئی عالم گفتگو کرے تو وہ حق کو حق ثابت کرنے میں کوئی دقت محسوس نہ کرے گا پس بحث اور مباحثہ سے بھی احقاق حق ہونا مشکل ہے۔

جنکی عقلیں سلیم اور جن کی افکار غلطی سے پاک ہیں۔ ان کے لئے تو مباحثات مفید ہو جاتے ہیں۔ لیکن جاہل اور کمزور انسانوں کے لئے وہ نفع رساں نہیں ہوتے۔ بلکہ بعض اوقات انکی سمجھ بھی ماری جاتی ہے۔ اور پہلا نور بھی جاتا رہتا ہے۔ بلکہ عام طور سے مباحثات میں دیکھا جاتا ہے۔ کہ جو زیادہ بولنے والا ہو وہ جیت جاتا ہے۔ اور جس کی زبان اچھی طرح نہ چلتی ہو ہار جاتا ہے۔ اور عوام الناس سمجھتے ہیں۔ کہ وہی امر حق ہے۔ جسکا پیش کرنیوالا اپنی تقریر میں بے جھجک دلائل پر دلائل دیتا گیا۔ اور یہ نہیں سمجھ سکتے۔ کہ یہ تمام تقریر رسمی ہے اور اس میں حق بہت کم ہے ایسی صورت میں عوام الناس کیا کریں۔ جو خود فیصلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ کہاں جائیں اور حق کے پانے کے لئے کیا تجویز نکالیں اور باطل کے معلوم کرنے کے لئے کیا جد و جہد کریں۔

انسان ضعیف ہے اور وہ ان صورتوں میں بغیر اللہ تعالےٰ کی مدد کے کچھ نہیں کر سکتا۔ اس مشکل کو دور کرنے کی ایک ہی صورت ہے کہ اللہ تعالےٰ ہی کوئی راہ کھولے۔ اور وہی کوئی تدبیر بتائے اور اس رحیم و کریم ہستی نے یہ صورت بتائی ہے۔ جیسا کہ سورۃ فاتحہ میں اس نے ارشاد فرمایا ہے۔ اور وہ یہ کہ انسان ان مشکلات کو دیکھ کر اس کے آگے جھک جائے۔ اور سچے دل اور خلوص نیت سے عرض کرے۔ کہ اے میرے رب ہزاروں مذہب ہیں اور ہزاروں راستے ہیں۔ اور میں کمزور اور ناتواں ہوں۔ کس کی مانوں اور کس کی رد کر دوں۔ ممکن ہے کہ میں اپنی کوشش میں رہ جاؤں۔ اور حق کو نہ پا سکوں۔ اور لوگوں کی ملمع سازی کا شکار ہو کر سیدھے راستہ سے بھٹک جاؤں پس میں کیا کروں۔ تجھ ہی سے عرض کرتا ہوں۔ اور تجھ ہی سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ ہی میری ہدایت کر۔ اور ایسی ہدایت کر کہ جس میں کسی قسم کا نقص نہ ہو۔ جس سے تو مجھ پر راضی ہو جائے۔ اور پھر کبھی ناراض نہ ہو۔ اور نہ یہ ہو۔ کہ میں آپ ہی تجھے چھوڑ دوں۔

یہ وہ دعا ہے جو سورۃ فاتحہ میں سکھائی گئی ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم میں کسی مذہب کا نام نہیں۔ کسی کتاب کی خصوصیت نہیں کسی شخص سے وابستگی کا اظہار نہیں کیا گیا۔ ایک عام دعا ہے اور خدا تعالےٰ سے دعا ہے۔ جو ایک ہی معبود ہے۔ کہ اے خدا مجھے سیدھا رستہ دکھا۔ صراط الذین انعمت علیھم ان لوگوں کا رستہ جن پر تو نے انعام کیا۔ یعنی میں تو اپنی عقل سے دریافت کر نہیں سکتا تو آپ ہی مجھے راہ ہدیٰ دکھا۔

اس سورت کو ابتداء قرآن شریف میں رکھنے کی یہ وجہ ہے کہ دنیا کو بتایا جائے۔ کہ جو لوگ ہدایت کو عقل سے نہیں پا سکتے۔ وہ خدا کے حضور میں عاجزانہ دعا مانگیں اور کسی مذہب کا نام نہ لیں۔ کہ فلاں مذہب کی طرف ہمیں ہدایت کر۔ یا فلاں کتاب کی مجھے سمجھ دے بلکہ اللہ تعالےٰ سے صرف یہ دعا کریں۔ کہ جو راستہ سیدھا ہے اس پہ مجھے چلا۔ تو اس کا یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ انہیں یہ جواب ملیگا۔

الم ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین۔ میں اللہ ہوں جاننے والا۔ میں نے تمہاری دعا کو سن لیا۔ اور اب میں تمہیں ہدایت دیتا ہوں۔ اور وہ ہدایت یہ ہے۔ کہ ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین۔ یہی قرآن شریف ایک کتاب ہے۔ اسمیں کوئی ہلاکت کی بات نہیں۔ اور اس میں خدا پر ایمان رکھنے والے لوگوں کے لئے ہدایت کی باتیں ہیں۔ یہ گویا سورۃ فاتحہ کی دعا کا نتیجہ فرمایا کہ جو لوگ اھدنا الصراط المستقیم کی دعا مانگتے ہیں۔ کہ ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین۔ اس طرح قرآن شریف نے اس مشکل کو حل کر دیا جو کثرت مذاہب اور اختلاف عقائد کی وجہ سے عام آدمی کو پیش آتی تھی۔ اور بتا دیا۔ کہ جس کے دل میں شک ہو وہ بڑی عاجزی سے خدا تعالےٰ کے حضور میں یہ دعا کرے۔ کہ خدایا تو مجھے سیدھا راستہ دکھا۔ اور اسکا جواب جو خدا کی طرف سے ملیگا۔ یہی ہوگا۔ کہ قرآن شریف ہی سچی کتاب ہے۔ یہ ایک ایسا آسان نسخہ ہے جس پر عمل کرنا ہر ایک انسان کے لئے سہل ہے۔ اور اسمیں کسی قسم کی شرارت کی گنجائش نہیں کیونکہ ممکن ہے کہ انسان بناوٹ بنا کر کسی سادہ لوح کو دھوکا دیدے۔ مگر خدا تعالےٰ تو جو گواہی دیگا۔ وہ سچی ہوگی۔ ہم اسلام کے مخالفین کو اس بات کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ کہ وہ یہ نسخہ بھی آزما دیکھیں بحثوں سے تو لوگ سکتے ہیں ممکن ہے جھوٹی باتیں بنا کر کامیاب ہو جاؤ۔ مگر جب خدا کے حضور میں دعا کی جائے تو دھوکے کا کوئی خطرہ نہیں چند دن کم سے کم چالیس دن تک خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کر کے دیکھیں تو سہی کہ خدایا ان مختلف مذاہب میں جو دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں کونسا مذہب سچا ہے پھر اس کے بعد انتظار کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کیا بتاتا ہے ہمیں یقین ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں صداقت کا نشان دیدیگا۔ اور ضرور ضرور ان پر حق کھل جائیگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ جو دعا کریگے انہیں جواب دیا جائیگا کہ ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین

پس جس کے دل میں ذرا بھی صداقت پسندی کا مادہ ہو وہ ایک دفعہ اس نسخہ کو ضرور آزمائے کیونکہ یہ ایسا معیار ہے جس میں کوئی دھوکا نہیں ہو سکتا۔ اور جس کے ذریعہ عالم و جاہل عاقل و بیوقوف سچے مذہب کا پتہ لگا سکتے ہیں۔ اور جس میں کسی دھوکا دینے والے کا دھوکا نہیں چل سکتا۔ اور کچھ نہیں تو کم از کم اس نسخہ کے آزمانے میں کوئی نقصان نہیں۔ خدا کے حضور دعا مانگنے میں کسی مذہب کے نزدیک بھی گناہ نہیں پس یہ دعا بہرحال بہتری ہی کا باعث ہوگی۔ اور انشاء اللہ ہر مذہب کے پیرووں پر ثابت کر دیگی۔ کہ خدا تعالےٰ کے نزدیک اسلام ہی سچا ہے۔

ہم انکو یہ جواب دیتے ہیں

تصدیق المسیح

کونوا مع الصادقین

دنیا کے تمام کاروبار اتفاق کی برکت سے ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ یہ پیوند تعلق اور وفاق اگر خالق حقیقی ذرات اور اشیاء میں ودیعت نہ کرتا۔ تو باہم جوڑ مواصلات اور میل و ملاپ بالکل محال ہو جاتا۔ اس لئے اللہ جل و عز نے تمام اشیاء کو جوڑوں میں پیدا کیا ہے۔ بعض اجسام موثرانہ کام کرتے ہیں۔ اور بعض کی طبائع منفعل اور متاثر ہونے کے لئے مستعد رہتی ہیں۔ یہ قبول اور ایجاب کا سلسلہ برابر عالم میں جاری و ساری ہے۔ ومن کل شیئ خلقنا زوجین لعلکم تذکرون۔ اور ہم نے ہر شیئ کو جوڑوں میں پیدا کیا ہے۔ تاکہ اس سے نصیحت اور ذکر حاصل کرو۔ یہ ذکر فرما کر اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے۔ ففروا الی اللہ جب یہ ضروری اور لابدی امر ہے کہ ہر ایک شیئ دوسری شیئ سے کچھ متاثر اور منفعل ہوتی ہے۔ اس لئے تم اللہ کی طرف دوڑو اور اس سے پیوند اور تعلق مستحکم اور مضبوط کرو۔ اور تاثیرات الٰہی سے متاثر ہو جاؤ۔ ولا تجعلوا مع اللہ الہاً آخر۔ اور خدا کے سوا کسی اور معبود باطل کو اللہ کے ساتھ شریک مت ٹھہراؤ اور اس کے اثر بد سے متاثر مت ہو جاؤ۔ پھر اس مسئلہ پر قرآن کریم نے اتنا زور دیا ہے۔ کہ کسی کتاب نے اسقدر زور نہیں دیا۔ کیونکہ یہ بد اثر انسانی روح کے لئے بہت مہلک ہیں۔ غرضکہ مواصلات اور تعلقات کے بڑے کرشمے ہوتے ہیں۔ اور جو برکات اور فیوض تعلق اور پیوند لگانے والے کو حاصل ہو سکتے ہیں۔ وہ اس کو کہاں مل سکتے ہیں۔ جس نے اتحاد کی راہ و رسم پیدا نہیں کی۔ ویوم یعض الظالم علی یدیہ یقول یالیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا۔ ایک دن آتا ہے۔ کہ ظالم اپنے ہاتھ کاٹیگا کہیگا اے افسوس میں رسول سے کوئی راہ و رسم پیدا کر لیتا۔

دنیا میں شاید سوائے رہبان کے اور تمام لوگوں کو کچھ نہ کچھ ایک دوسرے سے تعلق اور پیوند لگانا پڑتا ہے۔ اور بغیر اس کے دنیا کا کام چلتا نظر نہیں آتا۔ مگر دیکھنا تو یہ ہے۔ کہ ایسا تعلق لگانا چاہیئے۔ جو کہ بابرکت ہو۔ اور وہ تعلق جسکا نتیجہ لعنت الٰہی ہو۔ اس سے دور بھاگنا چاہیئے۔ کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے عن المرء لاتسئل وسل عن قرینہ۔ فکل قرین بالمقارن یقتدی فان کان ذاشر فجانبہ سرعۃ۔ وان کان ذاخیر فقارنہ تہتد

انسان اپنے دوست سے پہچانا جاتا ہے۔ کسی کا حال پوچھنا چاہو تو اس کے ہمنشین لوگوں کا حال دریافت کر لو۔ کیونکہ دوست دوست کی اقتدا اور پیروی کرتا ہے۔ اگر وہ شریر ہو۔ تو جلدی اس سے کنارہ کشی اختیار کر لے۔ اور اگر وہ نیک ہے۔ تو اس سے پیوند لگا۔ تجھے ہدایت مل جاویگی۔ المرء مع من احب۔ جس سے کسی کو محبت ہوتی ہے۔ انسان اس کے ساتھ قیامت کو اٹھیگا۔ المرء علی دین خلیلہ۔ انسان اپنے دوست کی بدھ اور رسمت پر چلتا ہے۔ غرضکہ صحبت صالح ترا صالح کند صحبت طالح ترا طالح کند بالکل درست اور بجا اور حق ہے۔

بعض لوگ سوال کیا کرتے ہیں۔ کہ بیعت کرنے سے کیا فائدہ ہے جبکہ ہم دل سے حضرت اقدس جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہم السلام کو سچا مانتے ہیں۔ اور دل سے ان کے ساتھ ہیں۔ ہمیں یہ ان کی لن ترانی بالکل سمجھ میں نہیں آتی۔ ہماری سمجھ اس کے سمجھنے سے بالکل قاصر ہے۔ جب وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سچا مسیح موعود سمجھتے ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ وہ ان کے اس کام کو بنظر استحسان نہیں دیکھتے۔ اگر وہ ایسا تصور نہ کرتے۔ تو ضرور اس کی بیعت میں منسلک ہو جاتے۔ بیعت کی نسبت خود حضرت صاحب کو الہام ہوا۔ کہ تم بیعت لیا کرو۔ اس سے پہلے آپ بیعت نہیں لیا کرتے تھے۔ حالانکہ کئی آدمیوں نے حضور سے بیعت کے لئے عرض بھی کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ابھی تک مجھے حکم نہیں ہوا۔ دیکھو نفسانی اغراض سے آپ کو کیسا تنفر تھا۔ اللہ جلشانہٗ نے براہ راست آپ کو الہاماً بیعت لینے کے لئے ارشاد فرمایا۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم۔ تحقیق وہ لوگ جو تجھ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے اوپر ہے۔ دیکھو اللہ سے تعلق اور پیوند لگانا کوئی معمولی سی بات نہیں ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق اور رابطہ لگانا چاہتا ہے۔ اُسے چاہیئے کہ وہ آپ کی بیعت میں منسلک ہو جاوے۔ جو مبایعین میں داخل ہو جاتا ہے اس کے ورثہ میں خدا تعالےٰ کے انعامات اور فیوض اور برکات میں سے کچھ حصہ ضرور مل جاتا ہے۔ جیسا کہ شاخ کو درخت کے ساتھ رہنے سے ہی ارضی غذا بجنسہٖ پہنچتی رہتی ہے۔ اس لئے وہ لوگ جو آپکے ساتھ تعلق اور پیوند نہیں لگاتے وہ کس طرح ان فوائد سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ جو ایک ایسے شخص کو مل سکتے ہیں۔ جس نے اپنے آپ کو ان کے ہاتھ پر بیچ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فمن اظلم ممن کذب علی اللہ وکذب بالصدق اذ جاءہ الیس فی جہنم مثوی للکافرین۔ والذی جاء بالصدق وصدق بہ اولئک ہم المتقون۔ اس شخص سے بڑھکر کون ظالم ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ بولتا ہے۔ اور سچ کو جھٹلاتا ہے۔ جب اس کے پاس آئے ہے کیا جہنم میں کافروں کے واسطے جگہ نہیں ہے۔ اور جو سچ لاتا ہے۔ اور اس کی تصدیق کرتا ہے۔ وہی لوگ متقی ہیں۔ یہاں لوگوں کی دو قسمیں بیان فرمائی ہیں۔ ایک وہ لوگ جو اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں۔ اور سچ کو جھٹلاتے ہیں۔ اس کے لئے اللہ تعالےٰ نے کافر کا لفظ استعمال فرمایا اور ان کی جگہ جہنم قرار دی ہے۔ اس کے مقابل میں وہ جماعت رکھی ہے۔ جو سچ کے ساتھ دنیا میں تشریف فرما ہوتے ہیں۔ اور اس کے ضمن میں ان کو بھی شامل کر دیا ہے۔ جو اس سچ کی تصدیق کرتے ہیں جب ان کے پاس آتا ہے۔ اس آیت کریمہ سے صاف مستنبط ہو رہا ہے۔ کہ سچ لانے والا اور تصدیق کرنے والا ایک ہی جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان ہر دو کو متقون کے لفظ کے نیچے جمع کر دیا ہے دوسری آیت کریمہ اس کو بالکل صاف کر دیتی ہے۔ یاایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین۔ اے ایمان والو تقوی الٰہی اختیار کرو۔ اور صادقوں اور راستبازوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ اس آیت کریمہ سے یہ مترشح ہو رہا ہے۔ کہ صادقین کی معیت کے بغیر تقویٰ الٰہی حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جب صادقین دنیا میں تشریف لایا کریں گے تم ان کے ساتھ ہو جایا کرو۔ اب وہ اشخاص اس ارشاد خداوندی کا کیا جواب دے سکتے ہیں۔ جو کہا کرتے ہیں کہ ہم نے تسلیم کر لیا ہے کہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب سچے تھے۔ مگر بیعت میں داخل ہونے سے کیا فائدہ ہے۔ مومنوں کے لئے بہت ہی ضروری ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کی کتاب قرآن کے مطابق چلیں ان کو صادقوں کے ساتھ ہو جانا چاہئیے۔ اور کوئی چون و چرا نہیں کرنی چاہئے۔ اور حضرت اقدس علیہ السلام کا صادق ہونا بالکل صاف اور کالشمس فی نصف النہار ہو گیا ہے قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ ان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم۔ اگر مدعی جھوٹا ہے۔ تو اسی کا جھوٹ اسے ہلاک کرنے کے لئے کافی ہے۔ اور اگر وہ راستباز اور صادق ہے تو اسکے بعض وعدے تمہیں ضرور پہنچ جائیں گے۔ کون اس بات سے بے خبر ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی پیشگوئیاں بالکل پوری کر دیں۔ اور دنیا اس سے بالکل انکار نہیں کر سکتی۔ مثلاً لیکھرام کی پیشگوئی قریباً ہر اہل مذہب جانتا ہے کہ پوری ہوئی۔ اور اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں رہتا جلسہ مذاہب میں آپکے مضمون کا سب سے بالا اور برتر رہنا۔ موت آتھم۔ پیدائش عبدالحی اور بہت سی پیشگوئیاں ہیں جو پوری ہوئیں اور انھوں نے حضرت اقدس مسیح موعود کو صادق ثابت کیا۔ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم معیت کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ انسان صادق کے رنگ میں رنگین ہو جاتا ہے۔ ... آیت کریمہ میں فرمایا اور محمد رسول اللہ صلعم کے ساتھی کفار کے ... سے ...

امر بالمعروف

یاایہا الذین آمنوا اوفوا بالعقود!

تمام شرائع الٰہیہ عہد اللہ ہوتی ہیں۔ تمام احکام اوامر اور نواہی تمام کے تمام عہود اور عقود کے حکم ہیں۔ جو انسان اوامر کے بجا لانے میں کوتاہی اور سستی سے کام لیتا ہے۔ وہ میثاق الٰہی کا نقض کرتا ہے جس کی وعید قرآن کریم میں بکثرت وارد ہوتی ہے۔ اور نواہی الٰہیہ سے اپنے تئیں نہیں بچاتا۔ وہ بھی خدا تعالیٰ کے عہد کو توڑتا ہے۔ اور یہ ایسی بُری بات ہے کہ اس کا ارتکاب انسان کو شقی بنائے بغیر نہیں چھوڑتا۔ ہم قرآن کریم میں پاتے ہیں کہ یہ قرآن ہم نے دنیا میں ہدائیت نامہ بنا کر بھیجا ہے۔ لیکن اب یہ دیکھنا ہے کہ کس کا یہ ہدائیت نامہ ہے۔ قرآن کریم کے شروع میں ہی ھدًی للمتقین فرمایا ہے۔ کہ متقی اس سے ہدائیت پاتے ہیں۔ اور پاتے رہیں گے۔ متقیوں کی تعریف کرتے ہوئے اللہ دوسرے پارہ میں بیان فرماتا ہے۔ کہ منجملہ ان کے اوصاف کے ان میں یہ بھی وصف ہوتا ہے۔ کہ والموفون بعہدہم اذا عاھدوا۔ متقیوں میں یہ صفت ہوتی ہے کہ وہ جب عہد کر لیتے ہیں۔ وہ اپنے عہد کو پورا کر کے دکھلاتے ہیں۔

علاوہ بریں عہد شکن کی نسبت صاف فرمایا گیا ہے کہ قرآن کریم عہد شکن کو بجائے ہدایت دینے کے قعر ضلالت میں ڈالدیتا ہے۔ جیسا فرمایا۔ یضل بہ کثیرا ویہدی بہ کثیرا وما یضل بہ الا الفاسقین الذین ینقضون عہد اللہ من بعد میثاقہ ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویفسدون فی الارض اولئک ہم الخاسرون۔ اس قرآن کریم کے ساتھ بہتوں کو گمراہ کرتا ہے۔ اور بہت کو ہدائت دیتا ہے۔ اور نہیں گمراہ کرتا اس کے ذریعہ سے مگر بدکاروں کو جو اللہ کے عہد کو توڑ دیتے ہیں حالانکہ وہ دنیا میں خوب مضبوط اور مستحکم ہو جاتا ہے۔ اور جس کو اللہ تعالےٰ نے ملانے کا حکم دیا ہے۔ اس کو کاٹ دیتے ہیں۔ اور زمین میں فساد برپا کر دیتے ہیں یہی لوگ ہیں۔ جو خسارہ اور نقصان اٹھانے والے ہیں۔ دوستو! وعدوں کو پورا کرو۔ خوب یاد رکھو وعدہ شکن زمرۂ متقین سے خارج کیا جاتا ہے کون چاہتا ہے کہ بیعزت ہو۔ اور کون نہیں چاہتا۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ ذلت سے بچائے رکھے۔ جب ہر ایک فطرت سلیمہ کی یہی خواہش اور آرزو ہے تو کیوں تم اپنی عادت میں ایفاء عہد کو داخل نہیں کرتے خدا تعالیٰ کا ہر ایک حکم اللہ کا عہد ہے۔ جو اس نے تم سے لیا ہے۔ دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کشتی نوح میں فرماتے ہیں کہ جو قرآن کریم سے نہ معنوی طور پر نہ صوری طور پر انحراف رکھتا ہو اور اس کے ہر حکم کے آگے اپنی گردن رکھدیوے تو یقیناً وہ بہت ہی قلیل مدت میں خدا کا پیارا بن سکتا ہے۔ اللہ کے عہد کو پورا کیا کرو۔ کان عہد اللہ مسئولاً۔ عہد الٰہی کی نسبت تم سے ضرور پوچھا جائیگا۔ عہد کو کبھی بھی مت توڑو۔ عہد شکن ہمیشہ کے لئے ہدائیت الٰہی سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور پھر اس کو کبھی بھی یہ موقعہ نصیب نہیں ہوتا کہ وہ اللہ تعالےٰ کی خوشنودی اور خوشی حاصل کر سکے۔ عہد کی وفا کرو تم نہیں جانتے کہ حضرت ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کتنے عظیم الشان انسان ہیں اور دنیا کا اکثر حصہ ان کی عزت کرتا ہے اور ان کو اپنا مقتدا اور پیشوا یقین کرتا ہے۔ مگر کیا یہ عزت یونہی ان کو ملگئی ہے نہیں ہرگز نہیں انہوں نے اپنی خواہشات اور اپنی تمام چیزوں کو خدا تعالےٰ کے احکام کے آگے قربان کر دیا۔ اور الٰہی عہد کے پورا کرنے میں ذرا بھی کوتاہی نہ کی یہاں تک کہ اپنے بیٹے کے گلے پر بھی چھری رکھدی اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العالمین۔ جب اس کو اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ تو میرے احکام کے آگے سر تسلیم خم کر دے۔ تو اس نے بلاچون وچرا کہا کہ میں تو پہلے سے ہی رب العالمین کا فرمانبردار ہو چکا ہوں۔ نہیں معلوم ہے کہ اس کو اس کے صلہ میں کیا انعام اور صلہ ملا۔ انی جاعلک للناس اماما۔ وہ تمام جہان کے لوگوں کا امام مقرر کیا گیا اس کی نسبت فرمایا گیا۔ وابراہیم الذی وفی۔ ابراہیم بڑا وفادار تھا۔ بغیر وفاداری کے کوئی انسان کسی کام میں کسی قسم کی کامیابی نہیں دیکھ سکتا۔ جو ایمان لا کر اس پر وفا کرتے ہیں۔ اور اسی پر قائم رہتے ہیں۔ ان پر ملائکہ کا دنیا میں ہی نزول ہوتا ہے اور ہر خوف وحزن ان سے دور کیا جاتا ہے۔ غرضکہ عہدوں کے وفا کی نسبت بہت ہی تاکید فرمائی گئی ہے اور ان کے توڑنے سے بہت ہی ڈرایا گیا ہے۔

دوستو تمہیں یاد ہو یا نہ ہو تم نے کئی ایک عہد کئے ہیں۔ اور ہر ایک عہد اللہ تعالےٰ سے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ضرور اپنے عہدوں کی بابت پوچھیگا۔ عہد شکن سوچیں تو سہی۔ کہ وہ جناب الٰہی میں کل کیا جواب دیں گے۔ یہ تو سچ بات ہے کہ یہ دنیا محض چند روزہ ہے۔ اس کے بعد ہمارا معاملہ جناب الٰہی کے ساتھ پڑیگا۔ وہاں ہمارا سیاہ وسفید سب موجود ہوگا۔ اسوقت جب ہم ابھی دنیا میں ہی ہیں۔ اسکا فکر کریں۔ مرنے کے وقت تو توبہ کے دروازے بھی بند ہو جایا کرتے ہیں جھوٹے ہیں وہ لوگ جو کہا کرتے ہیں۔ کہ ابھی بہت عمر ہے۔ کچھ مزے تو کر لیں۔ پھر توبہ کریں گے ہمارا حال ہماری ماضی پر متفرع ہوتا ہے۔ اور اسی طرح ہمارا استقبال ہمارے حال کا نتیجہ ہوگا۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

یاایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔ اے ایمان والو۔ اللہ سے ڈرو۔ جو اس کے ڈرنے کا حق ہے۔ اور تم نہ مرو۔ مگر جب تم مسلمان ہو۔ اب کسے کیا معلوم ہے۔ کہ موت کب آیا کرتی ہے۔ موت کا کوئی موسم نہیں وہ ہر وقت آسکتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ تم ہر وقت مسلمان بنے رہو۔ تاکہ جسوقت موت آئے۔ وہ تم کو مسلمان ہی پائے۔

ہم نے اپنے مسلمان نام رکھانے کے ساتھ اللہ تعالےٰ سے وہ عہد کیا ہے۔ جو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا تھا۔ اگر ہم اس میں عہد برا ہو گئے۔ تو ہمیں مبارک ورنہ ہمیشہ کی منافقت ہمارے گلے کا ہار بنیگی۔ فاعقبہم نفاقاً فی قلوبہم الی یوم یلقونہ بما اخلفوا اللہ ما وعدوہ وبما کانوا یکذبون۔ وہ لوگ جو اللہ کے وعدہ کو پس پشت ڈالدیتے ہیں۔ ان کے دلوں میں نفاق اسدن تک رہیگا۔ جبکہ جناب الٰہی کے سامنے پیش ہونگے کیونکہ عہود الٰہی کی خلاف ورزی کرتے تھے۔ اور کیونکہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔ دوسرا وعدہ ہم احمدیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر کیا ہے۔ کہ ہم دین کو دنیا پر ہمیشہ مقدم رکھیں گے۔ اور دین کے سامنے دنیا کی کچھ پرواہ نہ کریں گے۔ اور ہم مسیح موعود علیہ السلام کے ہر حکم کی تعمیل کریں گے۔ اور اس کے ساتھ اتنا تعلق رشتہ محبت رکھیں گے۔ کہ دنیاوی رشتوں میں اس کی نظیر نہیں ہوگی۔ پھر اسی بیعت کی تجدید ہم نے اس کے خلیفہ بلکہ فصل کے ہاتھ پر بھی یہی اقرار بیعت کیا۔ کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ اور خلیفہ کے حکم کے آگے سر تسلیم کریں گے۔ پس دوستو! دھلیے کیسے خطرناک ہیں۔ ہماری ذمہ واری کیسی عظیم الشان ہے۔ اگر ہم اس سے پاس اترے۔ تو ہم کامیاب ہیں۔ ورنہ فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ ومن اوفی بما عاھد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجراً عظیماً جو اس اقرار بیعت کو توڑیگا۔ اس کا وبال اس کی اپنی جان پر ہی ہوگا۔ اور جو اس عہد کی وفا کریگا۔ اس کو اللہ تعالےٰ بہت ہی اجر عطا کرے گا۔ دوستو! ہم اپنے تئیں ایک دفعہ نہیں دو دفعہ بیچ چکے ہیں۔ ایک تو جری اللہ فی حلل الانبیاء کے ہاتھ پر دوسری دفعہ خلیفہ برحق پر اور یاد رہے کہ ہم نے یہ اقرار اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا تھا۔ کیونکہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم۔ وہ لوگ جو تجھ سے بیعت کرتے ہیں۔ وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ انکے ہاتھوں کے اوپر ہوتا ہے اے ایمان والو اللہ کے ساتھ جو تم نے عہد کئے ہیں۔ انکو پورا کرو۔ یاایہا الذین آمنوا اوفوا بالعقود۔

تاریخِ اسلام

سیرت النبی

طہارت نفس جرأت

غزوہ حنین رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہی دنیا کے لئے ایک کامل نمونہ ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ ہر ایک امر میں دوسرے انسانوں سے افضل ہیں۔ اور ہر ایک نیکی میں دوسروں کے لئے رہنما ہیں۔ ہر ایک پاک صفت آپ میں پائی جاتی ہے۔ اور آپ کا کمال دیکھ کر آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔ اور آپکے نور سے دل منور ہو جاتے ہیں۔ علماء میں آپ سرآوردہ ہیں متقیوں میں آپ افضل ہیں۔ انبیاء میں آپ سردار ہیں۔ ملک داری میں آپ کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ جرأت میں آپ فرد وحید ہیں۔ غرض کہ ہر ایک امر میں آپ خاتم ہیں۔ اور آپ کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

میں نے پیچھے آپ کی جرأت کا ایک واقعہ بیان کیا تھا۔ کہ کسطرح آپ سب صحابہ سے پہلے خطرہ کے معلوم کرنے اور دشمن کی خبر لینے کے لئے تن تنہا چلے گئے۔ اب میں ایک اور واقعہ بیان کرتا ہوں جس سے پڑھنے والے کو خوب اچھی طرح سے معلوم ہو جائیگا۔ کہ جو کرشمہ بہادری اور جرأت کے آپ نے دکھلائے۔ وہ اور کوئی انسان نہیں دکھلا سکتا جو لوگ جنگ کی تاریخ سے واقف و آگاہ ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ دشمن کا سب سے زیادہ زور افسروں اور جرنیلوں کو نقصان پہنچانے پر خرچ ہوتا ہے۔ اور سب سے زیادہ اسی بات کی کوشش کی جاتی ہے۔ کہ سردار لشکر اور اس کے سٹاف کو قتل و ہلاک کر دیا جائے اور یہ اصل ایسی ہے کہ پرانے زمانہ سے اس پر عمل ہوتا چلا آیا ہے بلکہ پرانے زمانہ میں تو جنگ کا دارومدار ہی اس پر تھا۔ کہ افسر کو قتل یا قید کر لیا جائے۔ اور اس کی زیادہ تر وجہ یہ تھی۔ کہ پچھلے زمانہ میں خود بادشاہ میدان جنگ میں آتے تھے۔ اور آپ ہی فوج کی کمان کرتے تھے۔ اس لئے ان کا قتل یا قید ہو جانا بالکل شکست کے مترادف ہوتا تھا۔ اور بادشاہ کے ہاتھ سے جاتے رہنے پر فوج بے دل ہو جاتی تھی اور اسکے قدم اکھڑ جاتے تھے۔ اور اس کی مثال ایسی ہی ہو جاتی تھی جیسے بے سر کا جسم۔ کیونکہ جس کی خاطر لڑتے تھے۔ وہی نہ رہا۔ تو لڑائی سے کیا فائدہ۔ پس بادشاہ یا سردار کا قتل یا قید کر لینا بڑی سے بڑی شکستوں سے زیادہ مفید اور نتائج قطعیہ کا منتج تھا۔ اس لئے جس قدر خطرہ بادشاہ کو ہوتا تھا۔ اتنا اور کسی انسان کو نہ ہوتا

اس بات کو جو شخص اچھی طرح سمجھ لے۔ اُسے ذیل کا واقعہ تحیرت بنا دینے کے لئے کافی ہے۔ عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہما انہ قال لہ رجل افررتم عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم حنین قال لکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لم یفر ان ھوازن کانوا قوما رماۃ وانا لما لقیناھم حملنا علیھم فانھزموا فاقبل المسلمون علی الغنائم واستقبلونا بالسہام فاما رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلم یفر فلقد رأیتہ وانہ لعلی بغلتہ البیضاء وان ابا سفیان آخذ بلجامھا والنبی صلے اللہ علیہ وسلم یقول انا النبی لا کذب۔ انا ابن عبد المطلب۔

براء بن عازبؓ سے روائیت ہے۔ کہ آپ سے کسی نے کہا۔ کہ کیا تم لوگ جنگ حنین کے دن رسول کریمؐ کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ آپ نے جواب میں کہا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے ہوازن ایک تیرانداز قوم تھی۔ اور تحقیق ہم جب ان سے ملے۔ تو ہم نے ان پر حملہ کیا۔ اور وہ بھاگ گئے۔ ان کے بھاگنے پر مسلمانوں نے ان کے اموال جمع کرنے شروع کئے۔ لیکن ہوازن نے ہمیں مشغول دیکھ کر تیر برسانے شروع کئے۔ پس اور لوگ تو بھاگے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نہ بھاگے۔ بلکہ اس وقت میں نے دیکھا۔ تو آپ اپنی سفید خچر پر سوار تھے۔ اور ابو سفیان نے آپ کی خچر کی لگام پکڑی ہوئی تھی۔ اور آپ فرما رہے تھے۔ میں نبی ہوں۔ یہ جھوٹ نہیں ہے۔ میں عبد المطلب کی اولاد میں سے ہوں۔

اس واقعہ کی اہمیت کے روشن کرنے کے لئے میں نے پہلے بتایا تھا۔ کہ بادشاہ لشکر میں سب سے زیادہ خطرہ میں ہوتا ہے۔ کیونکہ جو نقصان بادشاہ کے قتل یا قید کر لینے سے لشکر کو پہنچتا ہے۔ وہ کئی ہزار سپاہیوں یا افسروں کے مارے جانے سے نہیں پہنچتا پس دشمن کو جسقدر آپ کا تجسس ہو سکتا تھا۔ اور کسی کا نہیں۔ پس جب کہ اچانک دشمن کا حملہ ہوا۔ اور وہ اپنے پورے زور سے ایک عارضی غلبہ پانے میں کامیاب ہوا۔ اور لشکر اسلام اپنی ایک غلطی کی وجہ سے پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوا۔ تو دشمن کے لئے ایک غیر مترقبہ موقعہ تھا۔ کہ وہ آنحضرتؐ پر حملہ کرتا۔ اور اپنے مدت کے بغض اور عناد کو عملی جامہ پہناتا۔ پس ایسی صورت میں آپکا وہاں کھڑا رہنا ایک نہایت خطرناک امر تھا۔ جو نہایت بہادری اور جرأت چاہتا تھا۔ اور عام عقل انسانی اس واقعہ کی تفصیل کو دیکھ کر ہی حیران ہو جاتی ہے۔ کہ کسطرح صرف چند آدمیوں کے ساتھ آپ وہاں کھڑے رہے۔

آپ کے ساتھ اسوقت بارہ ہزار بہادر سپاہی تھا۔ جو ایک سے ایک بڑھ کر تھا۔ اور سینکڑوں مواقع پر کمال جرأت دکھلا چکا تھا مگر حنین میں کچھ ایسی ابتری پھیلی۔ اور دشمن نے اچانک تیروں کی ایسی بوچھاڑ کی۔ کہ بہادر سے بہادر سپاہی کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اور وہ تاب مقابلہ نہ لا سکا حتیٰ کہ جنگ کا عادی بلکہ میدان جنگ کا تربیت یافتہ عرب گھوڑا بھی گھبرا کر بھاگا۔ اور بعض صحابہ کا بیان ہے۔ کہ اس شدت کا حملہ تھا۔ کہ ہم باوجود کوشش کے نہ سنبھل سکتے تھے۔ اور چاہتے تھے۔ کہ پاؤں جما کر لڑیں۔ مگر قدم نہ جمتے تھے۔ اور ہم اپنے گھوڑوں کو واپس کرتے تھے۔ لیکن گھوڑے نہ لوٹتے۔ اور ہم اس قدر ان کی باگیں کھینچتے تھے۔ کہ گھوڑے دوہرے ہو جاتے تھے۔ مگر پھر آگے کو ہی بھاگتے تھے۔ اور واپس نہ لوٹتے تھے۔ پس اس خطرناک وقت میں جب ایک جرار لشکر پیٹھ پھیر چکا ہو۔ ایک شخص تن تنہا صرف چند غلام خدام کے ساتھ دشمن کے مقابلہ میں کھڑا رہے۔ اور تیروں کی بارش کی ذرا بھی پرواہ نہ کرے۔ تو یہ ایک ایسا فعل نہیں ہو سکتا جو کسی معمولی جرأت یا دلیری کا نتیجہ ہو۔ بلکہ آپ کے اس فعل سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے سینہ میں ایک ایسا دل رکھتے تھے۔ جو کسی سے ڈرنا جانتا ہی نہ تھا اور خطرناک دشمن کے مقابلہ میں ایسے وقت جب کہ اس کے پاس کوئی ظاہری سامان موجود نہ ہو۔ کھڑا رہنا اس کے لئے ایک معمولی کام تھا۔ اور یہ ایک ایسا دلیرانہ کام ہے۔ ایسی جرأت کا اظہار ہے۔ کہ جس کی نظیر اولین و آخرین کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔

آپ فداہ ابی وامی خوب جانتے تھے۔ کہ کفار عرب کو اگر کسی جان کی ضرورت ہے۔ تو میری جان کی۔ اگر وہ کسی کے دشمن ہیں۔ تو میرے دشمن ہیں اگر وہ کسی کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔ تو مجھے مگر باوجود اس علم کے باوجود یار و مددگار نہ ہونے کے آپ ایکدم پیچھے نہ ہٹے۔ بلکہ اس خیال سے کہ کہیں خچر ڈر کر نہ بھاگ جائے ایک آدمی کو باگ پکڑوا دی۔ کہ اسے پکڑ کر آگے بڑھاؤ تا یہ بے بس ہو کر بھاگ نہ جائے۔ بیشک چند آدمی آپکے ساتھ اور بھی رہ گئے تھے مگر وہ اول تو اس عشق کی وجہ سے جو انہیں رسول کریمؐ کے ساتھ تھا وہاں کھڑے رہے دوسرے ان کی جان اس خطرہ میں نہ تھی۔ جسمیں آنحضرتؐ کی جان تھی۔ پس باوجود کمال دلیری کے آپکی جرأت کا مقابلہ وہ لوگ بھی نہیں کر سکتے۔ جو اسوقت آپکے پاس کھڑے رہے تھے اسجگہ ایک اور بات بھی یاد رکھنی چاہئے۔ کہ ایسے وقت میں ایک بہادر انسان اپنی ذلت کے خوف سے جان دینے پر آمادہ بھی ہو جائے اور بھاگنے کا خیال چھوڑ بھی دے تب بھی وہ یہ جرأت نہیں کر سکتا۔ کہ دشمن کو للکارے اور اگر للکارے بھی تو کمال مایوسی کا اظہار کرتا ہے اور جان دینے کے لئے آمادگی ظاہر کرتا ہے۔ مگر آپ نے اس خطرناک وقت میں بھی پکار کر کہا۔ کہ میں خدا کا نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں اور میں عبد المطلب کی اولاد میں سے ہوں جس فقرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس خطرناک وقت میں بھی آپ گھبرائے نہیں۔ بلکہ ان لوگوں کو پکار کر سنا دیا۔ کہ میں سچا ہوں اور خدا کی طرف سے ہوں تم میرا کیا بگاڑ سکتے ہو۔ پس ایسے خطرناک موقعہ پر جوان کی بیلیں دشمنوں کے مقابلہ میں کھڑا رہنا پھر انہیں اپنی موجودگی کی اطلاع خود نعرہ مار کر دینا پھر کمال اطمینان اور یقین سے فتح کا اظہار کرنا ایسے امور ہیں جن کے ہوتے ہوئے کوئی شخص میرے آقا کے مقابلہ میں جرأت و دلیری کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

212

تادیب النساء

میں کیا چاہیے

بعض وقت مسلمان خواتین کے حالات ان کی علمی قابلیت ان کی دینی واقفیت پڑھتی ہوں تو دل پُر درد اس قدر بے چین و بیقرار ہوتا ہے اور آنکھیں ہر چہار جانب ڈھونڈتی ہیں۔ کہ اس زمانہ میں بھی کوئی ایسی قابل قدر خاتون ہے۔ مگر افسوس کہ پھر سکوت و مایوسی سے حیران ہی رہ جانا پڑتا ہے حالانکہ یہ ہمارا زمانہ علمی ترقی اور نئی روشنی سے منور ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ مگر اسلامی واقفیت سے محروم ہے حیرت آتی ہے کہ باوجود صاحب اولاد ہونے کے باوجود خانہ داری ہونے کے ذی رتبہ خواتین کس طرح علمی و مذہبی خدمت کرتی تھیں۔ چنانچہ لکھا ہے حضرت سکینہ بنت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہما اپنے عہد کی تمام عورتوں سے زیادہ شریف عقیل حسین تھیں۔ اور وہ نہایت ہی صادق القول بھی تھیں۔ اور ان کے زمانہ کی بیویاں ان کی وضع قطع پر چلنا اپنا فخر جانتی تھیں حضرت سکینہ کے لباس تک کی نقل کرنا اپنے لئے بہتر سمجھتی تھیں چنانچہ انھوں نے ہی ایک لباس ستر کا ایجاد فرمایا تھا جو اس قدر مقبول عالم ہوا کہ انہیں کے نام پر طرۃ السکینیہ کہلایا۔ مگر باوجود فیشن کی موجد ہونے کے وہ علمی مذاق میں بھی یگانۂ دہر تھیں۔ اور ان کی حیرت انگیز قابلیت کو بنی امیہ رشک کی نگاہوں سے دیکھتے تھے۔ وہ خدمتگار کنیزوں کے جھرمٹ میں بیٹھ کر علماء فضلاؤ اور شعراء کی مجالس فرماکر قدردانی فرماتیں۔ اور شعراء کو داد شعر دیتیں۔ ان کی فیاضیوں نے اسلامی دنیا کو علمی ترقی دی اور ان کی بے لاگ بحثیں جنہوں نے اہل کمال کو دلشکستہ بنایا۔ اور پھر حیرت تو یہ ہے۔ کہ جب ان کے خاوند مصعب بن زبیر نے انتقال فرمایا۔ تو آپ نے عبداللہ خرامی سے بیاہ کیا۔ آپکے بطن سے فرزند پیدا ہوئے۔ کیسی نیک اعمال بیبیاں تھیں۔ کہ ذرہ ذرہ شرع کے حکم کی تعمیل ان کو موجب فرحت و عزت ہوتی۔ اور قرآن مجید کی آیات ان کا طرز عمل۔ چنانچہ بڑے بڑے شاہی درباروں میں اپنے مکالمہ سے مجالس دنگ کر دیتیں۔ مگر یہ پاکبازی ایسی کہ فی زمانہ تو خاص کر عورت کی سمجھ میں آسکتی ہی نہیں۔ کاش ہم لوگ بھی اپنی مذہبی واقفیت و قومی درد سے گداز ہوں۔ اور مجالس میں بجائے ادھر ادھر کے گلے شکوے کرنے کے علمی مذاق کی باتیں و اسلامی واقعات میں دلچسپی لینا اپنا شعار بنائیں۔ آمین

(سکینۃ النساء از قادیان)

فریادِ درد

یہ جو کھارے کی طرف جاتا ہے رستہ ریتلا
عصر کے وقت ایکدن کا ذکر ہے میں چل پڑا
راہ میں نواب صاحب کی ہے کوٹھی اسکے پاس
ایک پھول ایسا نظر آیا کبھی دیکھا نہ تھا

دو قدم آگے بڑھا پاؤں میں کانٹا چبھ گیا
اور کچھ ایسا چبھا چلنے سے میں تو رہ گیا
کیا کہوں احباب سن کر غالباً ہنسنے لگیں
اشک آنکھوں میں بھر آئے۔ درد کچھ ایسا اٹھا
ریت کے ٹیلے پہ بیٹھا پاؤں ہاتھوں میں لئے
شکر ہے اس وقت کوئی دیکھنے والا نہ تھا
حال سے بے حال تھا قائم نہ تھے ہوش و حواس
جب ذرا آرام آیا میں بہت نادم ہوا
ایک کانٹے سے ہوا اکمل تو اتنا بیقرار
سوچ! پھر کیا حال ہونا چاہیئے اُس شخص کا
جس کے دل میں درد ہو اور درد بھی اسلام کا
ہائے وہ اسلام سید مصطفےٰ کا لاڈلا
جسکی خاطر خون کے دریا عرب میں بہ گئے
مومنوں کی سینکڑوں جانیں ہوئیں جس پر فدا
درد وائے اسلام کا دنیا پرستوں میں کہاں
چند پیسے ہی کمالینا ہو جن کا مدعا
درد کو جانے وہی جو خود ہو اہل درد سے
کون ہو سکتا ہے پھر وہ ماسوائے میرزا
جو سراپا درد تھا۔ بے درد بھی کہنے لگے
درد سے سینہ صفا ہوتا ہے اسکا اک اک رونگٹا
یارب اس درد کہن سے کچھ مجھے بھی ہو عطا
میں بھی ہو جاؤں کسی درد آشنا کا آشنا
رات دن اس درد سے آئے نہ دم بھر بھی قرار
چارپائی پر پڑوں تو بھی رہوں میں لوٹتا
میرا جینا میرا مرنا درد سے خالی نہ ہو
اور پئے اسلام ہو جو کچھ بھی ہو یارب مرا
قلب درد آمود ہو پھر عاقبت محمود ہو
یہ ہے میری آرزو ہاں یہ ہے میری التجا

ایک انٹرویو

انجمن انصار کے سیکرٹری سے میں ملا
اور پوچھا کیوں بھئی کیا بات ہے کیا ماجرا
آجکل معتوب اپنا ءِ زمن تم کیوں ہوئے
کچھ ہمیں بھی ہو خبر تم سے ہوئی ہے کیا خطا
مسکرا کے مجھ سے وہ کہنے لگا کچھ بھی نہیں
ہم تو ہیں واللہ۔ وفادارانِ احمدؐ مجتبیٰ
کام ہے تبلیغ اپنا اور جب موقع ملے
درس قرآن واحادیث محمد مصطفےٰ
اور بدظنی نہ کرنا اپنے بھائی پر کبھی
اتحاد باہمی جھگڑوں سے بچنا۔ اتقا
پھر خلیفے کی اطاعت میں رہیں سرگرم ہم
اس کے ارشادات کی تعمیل ہو صبح و مسا
پھر ہمارا فرض ہے پابندی صوم و صلوٰۃ
کچھ نوافل بھی بڑی کوشش سے لائیں ہم بجا
تا ترقیاتِ روحانی کے دروازے کھلیں
روز و شب ہو ذروۂ اعلےٰ پر اپنا ارتقا
حضرت خیر الرسلؐ پر بھیجیں کثرت سے درود
جسمیں شامل ہو خدا کا وہ مسیح مجتبیٰ
جس کے پیارے بیٹے حضرت میرزا محمودؓ نے
انجمن انصار کو اخلاص سے قائم کیا
قاضی صاحب سن لیا جو آپ سے میں نے کہا
یہ ہمارا ہے قصور اور یہ ہماری ہے خطا
عرض کی میں نے کہ حضرت آپ بے کھٹکے رہیں
کام کرتے جائیں اللہ ہے معاون آپکا
اہلِ حق کی دشمنی کرتے چلے آئے ہیں لوگ
کامیاب انکے مقابل پر نہیں کوئی ہوا

ضروری اطلاع

اخبار الحق دہلی بوجہ عاجز ایڈیٹر کے سفروں میں رہنے کے، ۷ نومبر ۱۹۳۷ء کے بعد شائع نہیں ہو سکا۔ ۸ نومبر کو بحکم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ بتقریب جلسہ احمدیہ لکھنؤ گیا۔ وہاں سے واپس آکر اپنے ایک عزیز کی شادی کرنے کو شاہجہان پور گیا۔ وہاں سے اب آیا۔ تو حضور پرنور کا ملتان جانے کے لئے حکم صادر ہوا جہاں ۲۰ نومبر کو جاتا ہوں اور انشاء اللہ شروع دسمبر ۱۹۳۷ء میں واپسی ہوگی۔ واپس آکر پرچہ نکالنے کا انتظام کرونگا۔ غیر حاضری خود میں کوئی سبیل اشاعت اخبار کی نہیں ہو سکتی۔ خریداران الحق مطلع رہیں۔ والسلام۔ عاجز ایڈیٹر اخبار الحق دہلی

مکتوبات ٹالسٹائے

حصول علم کے دو بڑے ذریعہ ہیں۔ ایک ذریعہ دنیا کے علماء کا ہے۔ دوسرا علماء ربانی کا ہے۔ دونوں کے طرز عمل بالکل جدا اور بعد المشرقین کا حکم رکھتے ہیں۔ علماء دُنیا کی ابصار بہت گہری اور عمیق نہیں ہوتیں۔ یہ لوگ سلسلہ مسببات اور معلومات سے سبب اور علت کا پتہ لگاتے ہیں یہ نیچے سے اوپر جانا چاہتے ہیں اور چونکہ یہی محنت شاقہ اس طلب میں خرچ کرتے ہیں۔ اس لئے بہت سے حقائق اشیاء سے واقف ہو جاتے ہیں۔ مگر کہاں ان کا علم۔ اور کہاں ان کا علم جن کو خالق السموات والارض وما بینھما خود دیتا ہے۔ دونوں کے علم اور اسکے ثمرات میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے فلاسفر لوگ جو کہ علماءِ مادی ہوتے ہیں۔ اس دُنیا کے اشیاء کے حقائق کی تحقیقات میں اپنی اعمار طویلہ صرف کر دیتے ہیں اور خواص اشیاء میں اتنا خوض اور غور کرتے ہیں کہ انکو اپنے جسم کی بھی خبر نہیں ہوتی۔ غرضکہ فلاسفروں کی ساری تحقیقات دُنیا میں منحصر رہتی ہے اور اس سے اوپر نہیں جا سکتے اور انکی تحقیق اکثر ظنی ہوتی ہے۔ اس سے بڑھ کر نہیں ہوتی۔ ان کا سارا زور یہ اور یہ ہونا چاہیئے اور یوں ہونا چاہیئے پر خرچ ہو جاتا ہے یا بحر ظلمات میں آب حیات تلاش کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کی پیاس کبھی نہیں بجھتی۔ اس میں ہی اپنی جان دے دیتے ہیں اپنی کوشش اور سعی میں بڑے صدق سے کام لیتے ہیں مگر چونکہ ان کو بلا واسطہ فیضان الٰہی نہیں پہنچتا۔ اس لئے وہ معرفت میں اکثر خام ہوتے ہیں اور ایک ہو تو نیچے رہ جاتے ہیں۔ مگر انکے مقابل میں علماء ربانی کے علوم کا انحصار خالق حقیقی کی ذات بابرکات کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے انکے علوم ظن پر کبھی مبنی نہیں ہوتے ان کے علوم یقینی ہوتے ہیں کیونکہ انکا معلم وہ ذات پاک ہوتی ہے جسکے ہاتھ سے تمام ذرات نکلے ہیں اور اسی کی پرورش سے ترقی کر رہے ہیں۔ اس کا علم بہت وسیع ہے۔ جتنا وہ چاہتا ہے اپنے علم سے دوسرے کو بہرہ ور کر دیتا ہے ولا یحیطون بشیئ من علمہ الا بما شاء۔ اسکے علم کا لوگ ہرگز احاطہ نہیں کر سکتے۔ مگر ہاں جتنا وہ کسی کو اپنے علم سے بہرہ ور کرنا چاہے اتنا علم اسے عطا کر دیتا ہے۔ اور یہ بات یاد رہے کہ جتنا یقین اپنے عمدہ نتائج پیدا کرتا ہے۔ اتنا ظن اپنے نتائج نہیں دے سکتا۔ اسلئے ان ہر دو علماء کی کامیابی میں بڑا نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔ علماء ادیات کی ترقی صرف مادیات کے متعلق وابستہ رہتی ہے اور ان سے اخلاق اور معتقدات کو بڑا فائدہ نہیں پہنچتا۔ بلکہ ان کا اثر صرف جسمانیات پر ہی رہتا ہے۔ مگر علماء ربانی قلوب کا تزکیہ کرتے ہیں اور انکی اتباع سے مکارم اخلاق میں ترقی ہوتی ہے۔ اور اعتقادات صحیحہ دنیا میں رائج ہو جاتے ہیں۔ خود ہر دو کی زندگیوں میں نمایاں فرق ہوتا ہے۔ علماء ربانی خود خدا کے ہاتھوں سے پاک صاف کئے ہوتے ہیں۔ علماء دنیا بڑی سعی کرتے ہیں کہ اپنے اندر کمال پیدا کریں۔ مگر انسانی کوشش کہاں تک کارگر ہو سکتی ہے +

علماء دُنیا کی مثال آجکل ہم کونٹ ٹالسٹائے میں پاتے ہیں اس زمانہ میں انکو بڑا عالم اور فلسفی مانا گیا ہے اور دُنیا میں ان کے مرنے کے بعد انکی بیوی صاحبہ نے انکے وہ مکتوبات شائع کئے ہیں جو وہ اپنی بیوی کے نام لکھتے رہتے تھے۔ اور وہ خطوط ۱۸۶۲ء سے لیکر ۱۹۱۰ء کے عرصہ میں لکھے گئے ہیں۔ ٹائمز میں ایک بڑا عالم دنیا جو ڈاکٹر کی ڈگری کا اعزاز حاصل کئے ہوئے ہے۔ اسپر یوں تقریظ کرتا ہے کہ کبھی کسی دل کی تشریح اس طرح صفائی سے دُنیا کے سامنے نہیں رکھی گئی جب ٹالسٹائے کے تمام مضامین اور ڈائریاں دُنیا کے سامنے رکھی جاویں گی تو یقین ہے کہ دُنیا کے تمام بڑے آدمیوں کی سوانح کو اسکے سامنے کسوف لگ جائے گا۔ ٹالسٹائے کے خطوط جو انکی بیوی کے نام آتے ہے اگرچہ وہ تمام شائع نہیں کئے گئے تاہم ٹالسٹائے کی سیرت پر کافی روشنی ڈالتے ہیں +

انکی مراسلت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو اپنے اہل و عیال سے محبت اور مودت تھی۔ باوجود اس شکر رنجی کے جو کہ میاں بیوی کے مابین واقع ہو گئی تھی۔ وہ ایک شفیق خاوند اور باپ تھا جو کہ اپنی اولاد کی بہبودی میں ہر وقت کوشاں رہتا تھا۔ وہ ایسا زمیندار آقا تھا کہ اپنی رعایا کے ساتھ ہمیشہ نیک برتاؤ اور سلوک کیا کرتا تھا اور ہمیشہ انکی بھلائی کے لئے آمادہ رہتا تھا وہ ایک وفادار دوست تھا۔ ٹالسٹائے کی اس سے بڑھ کر زیادہ حقیقی اور کامل سوانح عمری نہیں ہو سکتی۔ اس سے انکی سادگی اور راست گفتاری ٹپکتی ہے۔ اپنی بیوی کو ابتدائی ایام شادی میں لکھتے ہوئے وہ اس بات کا صاف مقر ہے کہ جیسے تم کو بچوں سے محبت ہے ویسے ہی مجھ کو تصانیف پیاری ہیں۔ تمام خانگی امور میں بڑی دلچسپی ظاہر کرتا ہے اور زمین اور گھوڑے خریدنے میں برابر مشغول ہوتا ہے اپنے کھیتوں اور دستی کاموں میں برابر حصہ لیتا ہے اور مزارعان سے ذاتی واقفیت پیدا کرتا ہے جب انکی بیوی ماسکو اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے چلی جاتی ہے۔ تو میاں بیوی کے سوشل تعلقات میں ایک بڑا دریا حائل ہو جاتا ہے کیونکہ بیوی شہری تمدن میں شامل ہو جاتی ہے مجالس رقص و ناچ میں برابر حصہ لیتی ہے جو کہ ٹالسٹائے کو بہت ناگوار گزرتا ہے۔ اور اسپر وہ اپنے خطوط میں اپنی بیوی کو بہت ملامت کرتا ہے اور اسکے اس طرز زندگی کو بہت ہی ناپسند کرتا ہے اور انکی مجالس اور رقص میں شمولیت کو بہت ہی مذموم اور ملعون قرار دیتا ہے۔ وہ شکر رنجی اسمیں اور اسکے کنبہ میں روز افزوں ہوتی گئی۔ اور انکی بیوی اپنے ناراضگی کے خیالات ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکی +

چنانچہ وہ لکھتی ہے جس سے ناظرین اسکے اندرونہ کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ میں تم کو ویسا نہیں سمجھتی جیسا میں پہلے بیوقوفی سے زمانہ شباب میں محبت میں تم کو سمجھا کرتی تھی۔ اب سے ہمارے درمیان باہم کامل آزادی ہوگی۔ اب کوئی ملامت یا لڑائی باہم نہ ہوگی۔ اور نہ وہ رشتہ تعلق جو دلکو جذبات سے بھر دیتا ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ ٹالسٹائے کی صحبت کا بیوی صاحبہ پر ذرا تمہ بھر بھی اثر نہ تھا۔ مجالس رقص وغیرہ میں اسکے حکم کے برخلاف شمولیت لیجاتی ہے اور آخر میں اس معاہدہ کو پس پشت ڈالدیا جاتا ہے جو کہ نکاح کے وقت عیسائی لوگ باہم کیا کرتے ہیں کہ ہم آپس میں بڑی محبت کرینگے صرف اسلئے کہ وہ اسکی ملامتوں کو برداشت نہیں کر سکتی۔ جب ٹالسٹائے نے اپنی کتابوں کے حقوق کے سوال کو متروک کر دیا۔ تو انکی بیوی اس سے بہت افروختہ ہو گئی چنانچہ دیباچہ میں وہ رقمطراز ہے کہ میں نے تیاان تجاویز سے اتفاق نہ کیا کیونکہ میں سمجھتی تھی کہ اس سے ہمارا بڑا اور غریب کنبہ اور بھی غریب ہو جائیگا۔ نامہ نگار ٹائمز لکھتا ہے کہ دُنیا کا اسپر اعتراض اور تنقید کرنا بیجا ہے کیونکہ یہاں غلط یا درست کی بحث نہیں ہے بلکہ طرفین متضاد الخیال ہیں۔ ایک طرف تو ایک آدمی عالمگیر اخوۃ کو قائم کرنے کے لئے کوشاں ہے دوسری طرف ایک عورت اول خویش بعدہ درویش کے اصل پر چلنے کی کوشش کرتی ہے +

خواہ نامہ نگار صاحب کچھ ہی کہیں۔ مگر ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ٹالسٹائے کی صحبت نے اسپر کچھ اثر نہیں کیا۔ قربان جائیے مذہب اسلام پر جس نے ہزاروں ایسے افراد پیدا کئے۔ ان کے اثر پاک سے ان کے اہلبیت انکے گرویدہ ہو گئے۔ اور ہزاروں بلکہ لاکھوں نے ان کی حکومت کے جوئے کو اپنے سر پر اٹھا لیا۔ اور جان و مال اس پر قربان کر دیا۔ ایک عورت پر اتنا اثر نہیں پڑا۔ کہ اس کا لائق فلاسفر خاوند اس کو رقص کی مجالس سے روکے۔ اور وہ نہ رُکے۔ بہر حال خشک فلسفہ نہ دُنیا میں خوش اور طیب زندگی عطا کر سکتا ہے اور نہ مذہب میں کسی منزل مقصود کو پہنچتا ہے۔ خسر الدنیا والاخرہ ذالک ھو الخسران المبین کیا ٹالسٹائے بیوی کے طرز عمل سے خوش تھا۔ کیا اس کی موت اس کی خوشی کا موجب تھی ہرگز نہیں۔ صرف مذہب ہی ہے جو کہ حیات طیبہ بخشتا ہے۔ من عمل صالحا من ذکر او انثیٰ وھو مومن فلنحیینہ حیوۃ طیبہ +

وی پی جن صاحبان کی قیمت ماہ نومبر میں ختم ہو چکی ہے۔ انکے نام وی پی ارسال ہیں۔ وصول فرما کر ممنون فرماویں۔ (مینیجر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ایک استفسار کا جواب

کمیونیکیٹڈ

دہلی سے ایک استفسار شائع ہوا ہے۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ قرآن کریم سے ماہ رمضان کے تین روزے ثابت ہوتے ہیں نہ تیس۔ اور جو شخص جواب میں بجائے تین کے تیس ثابت کرے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ قرآنی الفاظ سے ثابت کرے۔ نہ کسی حدیث اور تفسیر سے۔

سو ہم کولا و قوۃ جواب قرآن سے ہی دینگے۔ اور قرآن سے ہی ثابت کرینگے کہ روزے رمضان کے تین نہیں بلکہ پورا مہینہ ہے سو اوّل ہم آیات صیام کو لکھتے ہیں۔ پھر ان سے اپنے مدعا کو ثابت کرینگے۔ اور ساتھ ہی مستفسر کا جواب بھی ملحوظ رکھینگے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ قال سبحانہ وتعالیٰ شانہ۔ یاایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ایاماً معدودات ط فمن کان منکم مریضاً اوعلیٰ سفر فعدۃ من ایام اخر ط وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین ط فمن تطوع خیراً فھو خیر لہ ط وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون ۝ شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدًی للناس وبینٰتٍ من الھدیٰ والفرقان ج فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ ومن کان مریضاً اوعلیٰ سفر فعدۃ من ایام اخر ط یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ علیٰ ما ھدٰکم ولعلکم تشکرون ۝

ان آیات سے پہلی آیت میں فرمایا کہ روزہ رکھنے کا قانون مومنوں کیلئے قائم کیا گیا ہے۔ اور یہ اسی طرح ہے جیسا کہ پہلے لوگوں کے لئے۔ اسکی غرض تقویٰ ہے۔ اس کے بعد کی آیات میں روزے کی دو قسموں کا ذکر فرمایا۔ ایک قسم ایاماً معدودات کے نیچے رکھی۔ اور دوسری قسم فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ کے نیچے۔ ایاماً معدودات کی قسم کے روزوں کا ذکر قرآن میں مختلف مقامات میں فرمایا۔ مثال کے طور پر ایک دو مقام عرض کئے جاتے ہیں۔ ایک جگہ فرمایا فمن لم یجد فصیام ثلٰثۃ ایام فی الحج وسبعۃ اذا رجعتم تلک عشرۃ کاملۃ یعنی جکو ہدیہ میسر نہ آئے۔ تو دس روزے رکھ لے تین حج میں اور سات جب گھر کو واپس آئے۔ سورہ بقرع ۲۴ دوسری جگہ فرمایا فمن لم یجد فصیام ثلٰثۃ ایام ذٰلک کفارۃ ایمانکم اذا حلفتم یعنے جو شخص قسم توڑے کا کفارہ طعام کھلانے۔ لباس پہنانے۔ غلام کو آزاد کرنے کی صورت میں ادا نہ کر سکے تو وہ تین روزے رکھے یہی کفارہ ہو جائیگا۔

اب ایام کا لفظ جو جمع قلت ہو۔ اور تین سے دس تک بولی جاتی ہے اسکے ماتحت اس صورت کے روزے آ گئے جو مثال کے طور پر اوپر ذکر ہوئے۔ لیکن جیسا کہ بصورت عذر کفارہ کی دوسری قسموں کے قائم مقام سہولت کیلئے روزہ قرار پایا۔ اسی طرح فمن کان منکم مریضاً اوعلیٰ سفر فرما کر مرض اور سفر کی تکلیف کے وقت فعدۃ من ایام اخر کی سہولت پیدا کر دی۔ کہ روزہ رکھتا ہو اور روزہ دار بیمار ہو جائے یا اسے سفر پیش آ جائے تو اتنے روزے پھر دوسرے دنوں میں رکھ لے۔ اور پھر ان روزوں کے لئے ایک اور سہولت بھی پیش کی کہ اگر روزہ دار مرض اور سفر کی حالت سے عود کرے تو اسے اختیار ہے خواہ مسکین کو کھانا کھلائے خواہ روزہ رکھے۔ لیکن مقابلۃً روزہ رکھنے کو افضل فرمایا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ فعدۃ من ایام اخر کی سہولت کے شکریہ میں مستطیع لوگوں کو فرمایا کہ وہ علاوہ روزہ رکھنے کے بطور شکریہ کے مسکین کو کھانا بھی کھلائیں لیکن فدیہ کا لفظ قابل غور ہے جو پہلے مطلب اور مدعا کی تائید میں زیادہ قوت رکھتا ہے۔

اس کے بعد روزوں کی دوسری قسم کا ذکر فرمایا۔ اور وہ دوسری قسم رمضان کے روزے ہیں۔ رمضان کے متعلق فرمایا کہ یہ وہ مہینہ ہے کہ جس کے حق میں یعنے جسکے احکام میں قرآن نازل ہوا۔ اور قرآن نے اسکے احکام بیان کرنے میں لوگوں کے لئے ہدایت پیش کی۔ اور ہدایت بھی کھلے لفظوں میں۔ پھر مطیع اور عاصی کے درمیان فرق کرنے کے لئے فرقان ظاہر ہوا۔ پس تم مومن لوگوں سے جو شخص اس رمضان کے مہینہ کو پائے تو اسے چاہیئے کہ اس (رمضان) کے روزے ضرور رکھے۔ ہاں جو شخص بیمار ہو جائے یا اسے سفر پیش آئے تو ایسی تکلیف کی حالت میں اسے چاہیئے کہ روزہ نہ رکھے۔ اور پہلی قسم کے روزوں کی طرح گنتی دوسرے دنوں سے پوری کرے۔ یہ اس لئے کہ خدا تعالےٰ تمہارے لئے سہولت چاہتا ہے۔ تنگی اور تکلیف مالا یطاق کو تمہارے لئے پسند نہیں کرتا اور تمہیں چاہیئے کہ جتنے روزے مرض اور سفر کی وجہ سے رہ گئے انکی گنتی کو پورا کرو۔ پہلی قسم کے روزوں میں ولتکملوا العدۃ نہیں فرمایا بلکہ وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ فرما کر فدیہ کو روزہ کا بدل قرار دیا ہے۔ لیکن دوسری قسم یعنے رمضان کے روزوں کے متعلق فدیہ کو قائم نہیں کیا بلکہ ولتکملوا العدۃ فرما کر گنتی کو ہی پورا کرنے کا حکم دیا۔ اور ولتکملوا العدۃ کی جگہ ولتکملوا الشھر اس لئے نہیں فرمایا۔ کہ عدۃ صرف مرض اور سفر کی وجہ سے نہ رکھے جانے والے روزوں کے لئے ہے اور یہ ضرور نہیں کہ وہ مرض اور سفر رمضان کا پورا مہینہ ہی رہے۔ بلکہ علی العموم ایسا بھی ہوتا ہے

کہ رمضان کے کچھ دن بیماری اور مسافری رہی۔ پھر صحت اور اقامت ہونے سے رمضان کے باقی روزے رکھ لئے گئے۔ اس لئے عدۃ کا لفظ خواہ رمضان کا سارا مہینہ رہ گیا ہو۔ خواہ اس سے کچھ دن۔ دونوں صورتوں کیلئے کفایت کرتا ہے لیکن ولتکملوا الشھر کا فقرہ گو رمضان کے سارے مہینہ کی عدت کے لئے مکتفی ہو سکتا ہو لیکن مہینے سے اٹھائیس دن کی مختلف تاریخوں کی عدۃ کے لئے ہرگز کافی نہیں ہو سکتا۔ پس ولتکملوا العدۃ کا فقرہ بیان کرنے کی حکمت یہ بھی نہ وہ کہ جس سے بجائے تیس کے تین دن روزوں کے از خود بتکلف بنائے گئے۔

اور ایام معدودات کے فقرہ سے لفظ ایام گو جمع قلت ہے جس کا اکثر استعمال تین دن سے دس دن تک ہوتا ہے لیکن قرآن کے مختلف مقامات سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی یہ لفظ جمع کثرت کے لئے بھی بولا جا سکتا ہے جیسا کہ ایک جگہ سورہ سبا میں فرمایا گیا کہ سیروا فیھا لیالی وایاماً اٰمنین۔ اس جگہ ایام کا لفظ تین سے دس دن تک مقید نہیں ہو سکتا بلکہ اس کا مفہوم سائرین کے سیر کے لحاظ سے اس تعداد سے بھی وسیع ہو سکتا ہے۔

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . . لیکن باوجود اس کے

کہ ایاماً معدودات سے مراد دس سے بھی زیادہ دنوں کی تعداد ہو سکتی ہے ہم اس سے وہی جمع قلت کا مفہوم عام مراد لیتے ہیں جیسا کہ ہم نے پہلی قسم میں بیان کر دیا۔ اور فدیہ اور کفارت کے روزوں میں مذکور ہوا۔ اور اس دوسری قسم میں جو از قسم عبادت ہے۔ اس کے لئے تو من شھد منکم الشھر فلیصمہ کافی ارشاد ہے اور جب روزے کی دو قسمیں ٹھیریں۔ اور قسم اول کا ثبوت ایاماً معدودات سے پایا گیا۔ تو اب قسم ثانی کے لئے بجز اسکے کہ ہم رمضان کے روزے آیت من شھد الخ سے ثابت کریں اور کہاں سے ثابت کر سکتے ہیں اب رہا یہ کہ یہ امر کہاں سے ثابت ہے کہ روزے سارے ماہ رمضان کے ہیں نہ چند روزے کے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر بجائے سارے ماہ رمضان کے چند ایک دنوں کے روزے ہوتے تو بجائے من شھد منکم الشھر کے من شھد منکم الایام۔ یا من شھد منکم الایام من رمضان یا من شھد منکم الایام من الشھر

ہوتا - یا اس دوسری قسم میں کم از کم ایاماً معدودات کے فقرہ کا تکرار ہی کر دیا جاتا جس سے کچھ تو استنباط ہو سکتا - مگر یہاں تو الشہر کا لفظ رکھا ہے - اگر سارے مہینہ کے روزے مقصود نہ تھے - تو شہد کے لئے الشہر کو کیوں مخصوص کیا گیا - پھر فلیصمہ فرما کر اور ضمیر کا مرجع الشہر کو بنا کر صیام کو سارے مہینہ کے لئے کیوں خاص کر دیا گیا اگر سارا مہینہ مقصود نہ ہوتا - تو اس جگہ گنجایش تھی کہ بجائے فلیصمہ کے فلیصم منہ کہدیا جاتا - اور حرف تبعیض سے رمضان کے استیعاب کی نفی کر دیجاتی - پس ایسا نہ کرنے سے ثابت ہوا - کہ مراد اس سے استیعاب ہے - نہ غیر استیعاب - اور اگر یہ کہا جائے کہ پھر من شہد منکم الشہر فلیصمہ متتابعاً - کیوں نہیں فرمایا - جیسا کہ دوسری جگہ شہرین متتابعین فرمایا گیا - تو اس کے جواب میں یہ عرض ہے کہ شہرین متتابعین بطور سزا کے ہے اور یہ بطور عبادت کے پھر اسمیں چونکہ مرض اور سفر کی حالت کے لحاظ سے عدۃ من ایام اخر کی سہولت رکھی گئی ہے جسکے لئے متتابع ہونیکی شرط ضروری نہیں - اس لئے اس جگہ متتابع کی قید کا لگانا مناسب تھا - اور یہ کہنا کہ پھر من شہد منکم الجمعۃ فلیصلھا کا فقرہ کہ جس کے معنے ہیں کہ جو شخص جمعہ کو پائے تو وہ اسکی نماز ادا کرے بجائے اسکے کہ جمعہ سے مراد جمعہ کے سات دن لئے جائیں صرف اس نماز جمعہ کا وقت مُراد لیا جاتا ہے کیوں من شہد منکم الشہر فلیصمہ کے فقرہ کو اسی طرح نہ سمجھا جائے - تو اس کا جواب یہ ہے کہ جمعہ کا نام جمعہ اسلامی نام ہے ورنہ عرب میں اس کا اصل نام ادینہ ہے - اور اسلام میں ادینہ کو جمعہ نماز جمعہ کی خصوصیت کی وجہ سے کہا جاتا ہے نہ کسی اور وجہ سے - اس لئے جمعہ سے جمعہ کا دن یا ہفتہ مُراد لینا بطور مجاز کے ہے اور جمعہ سے نماز جمعہ کا وقت مُراد لینا بطور حقیقت کے - اب جبکہ جمعہ کا لفظ بطور حقیقت کے نماز جمعہ کا وقت ہے تو من شہد منکم الجمعۃ فلیصلھا کے فقرہ میں صلوٰۃ کے قرینہ سے جمعہ سے مُراد وقت نماز ہوگی نہ جمعہ کا روز اور ہفتہ - اور اسکے مقابل فقرہ من شہد منکم الشہر فلیصمہ میں الشہر کا لفظ چونکہ جمعہ کی طرح مجاز اور حقیقت دو صورتیں نہیں رکھتا - اس لئے اس فقرہ کو اُس فقرہ پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہوگا +

اور یہ کہنا کہ اگر رمضان کے سارے مہینہ کے روزے رکھے جائیں تو یہ یرید اللہ بکم الیسر اور ماجعل علیکم فی الدین من حرج کے خلاف ہے کیونکہ تیس دن کے روزے رکھنے ظہار والوں کی سزا کا نصف ہے پھر خاص کر کے موسم گرما میں روزے دار ہی جانتے ہیں کہ انکو کیسی تکلیف پیش آتی ہے کہ ایک تندرست انسان بھی روزہ رکھنے سے بیمار ہو جاتا ہے - اسکے جواب میں یہ عرض ہے کہ روزے خواہ ایک ماہ کے ہوں خواہ تین دن کے بہر حال ہر روزہ کی سحری سے لیکر شام تک تکلیف تو ضرور ہوگی - پھر صحت کی حالت میں ایک تندرست کے لئے جیسے تین دن ویسے تیس دن - اور پھر جب کہ مرض اور سفر کی حالت میں عدۃ من ایام اخر کی سہولت بھی دیگئی ہے تو پھر رمضان کے روزے ظہار والوں کے روزوں پر کیسے قیاس کئے جا سکتے ہیں +

اور یہ کہنا کہ قرآن تبیاناً لکل شئی ہونیسے کسی حدیث اور تفسیر کا محتاج نہیں - اب جبکہ باوجود تبیاناً لکل شئی ہونیکے بجائے اسکے کہ قرآن نے پورا مہینہ رمضان کے روزوں کا حکم دیا مستفسر صاحب نے پھر بجائے تیس کے تین روزے سمجھے تو اب کس طرح سے تسلیم کیا جا سکے کہ ایسے غبی اور بلید الذہن لوگوں کے لئے بھی علم حدیث اور تفسیر کی ضرورت نہیں - مانا کہ قرآن بجائے خود کامل کتاب اور تبیاناً لکل شئی ہے لیکن کن لوگوں کے لئے - کیا مستفسر صاحب جیسے کند فہم لوگوں کے لئے - نہیں اور ہرگز نہیں - بلکہ محمد رسول اللہ اور آپ کے علوم کے سچے وارثوں کے لئے کامل اور تبیان ہے - اور بیشک محمد رسول اللہ جیسے انسان کو کسی حدیث کی ضرورت نہیں اور نہ ہی مفسرین ائمہ کو کسی تفسیر کی - لیکن کیا تمہارے جیسے غبی لوگوں کو بھی ضرورت نہیں کیا تمہاری سمجھ آنحضرت اور اکابر دین کی سمجھ کے برابر ہو سکتی ہے تم بھی انکی طرح کسی حدیث اور تفسیر سے مستغنی ہو - اور پھر اللہ تعالے کا فرمانا کہ یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صادقین کے گروہ کا ہر زمانہ میں پایا جانا ضروری ہے جبھی تو انکی معیت ہو سکتی ہے اور صادقین وہی گروہ ہو سکتا ہے جو آنحضرت کا کامل نمونہ اپنے اندر رکھتا ہو اور احکام شرعیہ کو تعامل کی صورت میں پیش کرتا ہو - پس بموجب ارشاد خداوندی جبکہ ابتداء زمانہ اسلام سے آج تک ہر زمانہ میں صادقین کا گروہ پایا گیا تو ضرور ہے کہ اس نے مسئلہ صیام کو بھی تعامل کے رنگ میں پیش کیا ہو - اور یہ بھی ضرور ہے کہ اس کا ذکر کسی تصنیف اور تالیف یا کسی تحریر میں بھی کیا گیا ہو - سو جہاں تک دیکھا جاتا ہے متقدمین کی تالیف اور تصنیف اور ایسا ہی کتب تاریخ کے ذریعے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ رمضان کے روزے تین نہیں بلکہ تیس دن اور کامل ماہ کے ہیں - اور باوجودیکہ اختلاف کی وجہ سے اہل اسلام کے کئی فرقے ہیں لیکن رمضان کے روزوں میں سب کے سب متفق اور ہم آواز ہیں کہ رمضان کے روزے پورا مہینہ ہیں نہ اس کے تین دن - اب یہ کہنا کہ تین دن کے روزوں کے سوا تیس کو پیش کرنا غلط ہے اور ایسا ما بال القرون الاولی اور حسبنا ما وجدنا علیہ آباءنا - کو پیش کر کے فرعون اور دوسرے کفار کی مثال کے نیچے لانا کسقدر وقاحت اور انسانیت کے خلاف ہے - امید ہے کہ ایک منصف مزاج ہمارے جواب سے یہ امر بخوبی سمجھ لے گا کہ ہم نے مستفسر صاحب کے استفسار کا جواب صرف قرآن سے دیکر تین روزوں کے ابطال کے بعد پورے ماہ رمضان کے روزوں کو کس صفائی کے ساتھ ثابت کر دیا - والحمد للہ علیٰ ذالک تم کذالک +

بندۂ ناچیز عاجز غلام رسول راجیکی

نزیل قادیان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح

کی سوانحعمری کے خمیازہ کشوں کی خدمت میں بکمال ادب یہ خوشخبری پہنچاتا ہوں کہ کتاب (مرقاۃ الیقین فی حیوۃ نور الدین) ڈھائی سو صفحات کے قریب چھپ چکی ہے اور امید ہے کہ تین سو سے کچھ آگے پہنچکر پہلا حصہ ختم ہو کر شایع ہو سکے گا - اور آخر دسمبر تک انشاء اللہ تعالے آپکے ہاتھوں تک پہنچ جائے گا - اگر خدانخواستہ کوئی دقتہ ہوا - تو اس کے ذمہ دار مخدومی . . . . . مہتمم میگزین پریس ہونگے جن کے زیر اہتمام کتاب چھپ رہی ہے - میں اب الحمد للہ کتاب کے کام سے فارغ ہوں +

اس فرصت میں میرا ارادہ ہے کہ سلسلہ کے روشناس اور قابل تذکرہ بزرگوں کا ایک تذکرہ ترتیب دوں - یہ تذکرہ کیسا ضروری ہوگا - اسکے متعلق اسوقت کچھ عرض کرنے کی گنجایش اور ضرورت نہیں - سردست جماعت کے تمام پڑھے لکھے احمدی بھائیوں سے التجا ہے کہ وہ اپنی اپنی زندگی کے حالات لکھ کر میرے پاس پہنچا دیں سلسلہ میں داخل ہونے اور مذہبی پہلو کے علاوہ اپنے خاندانی حالات - شجرہ نسب اور اور باتیں بھی اگر مناسب سمجھیں تو ضرور لکھیں - مگر ریویو آف ریلیجنز اردو کے سولہ ورق یعنی دو جزو سے زیادہ مضمون نہ ہو - اس سے کم ہو تو کچھ حرج نہیں - میں سب سے پہلے ممبران صدر انجمن احمدیہ - احمدی ایڈیٹران اخبارات و رسالجات احمدی مصنفین کتب - اور بعض دوسرے معزز بزرگوں کے حالات ایک جلد میں ترتیب دیکر کل چالیس بزرگوں کے حالات پر مشتمل پہلی جلد شائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں - اور اسکے متصل ہی دوسرے چالیس بزرگوں کے حالات کی دوسری جلد - اور اسی طرح جہاں تک ممکن و مناسب ہوگا - اس تذکرہ کی بہت سی جلدیں شائع ہوتی رہینگی - میں نے بزرگوں کے نام خطوط لکھے اور بعض کو بھیج بھی دیئے لیکن پھر دل میں خیال آیا کہ اول بذریعہ اخبار عرض کر دوں اور بعد میں بذریعہ خط تقاضا کروں - یہ ظاہر ہے کہ میں تمام بزرگوں کو خطوط نہیں لکھ سکوں گا - براہ کرم میرے اس کام میں ہر ایک احمدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ اما بعد۔ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْکُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝

خلاصۂ دین انبیاء کیا ہے۔ تمام انبیاء کے دین کا خلاصہ یہی ہے جو اللہ تعالےٰ نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا ہے۔ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ۔ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتی۔ بس یہی خلاصہ ہے تمام دینوں کا اور یہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے معنے ہیں۔

عبادت کسے کہتے ہیں۔ لوگوں کو اس کے معنے نہیں آتے۔ بعض اس کے معنے بندگی کرنے کے کرتے ہیں۔ اور بعض پرستش اور پوجا کے کرتے ہیں۔ اس کے کئی ارکان ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی بے نظیر تعظیم جیسی اس کی تعظیم کرے اور کسی کی نہ کرے۔ مثلاً ہاتھ باندھنی اس کے آگے جھکنا رکوع، اس کے آگے سجدہ میں گر جانا۔ حج کرنا۔ روزے رکھنا۔ اپنے مال میں سے ایک حصہ اس کے لئے مقرر کر دینا۔ اٹھنے بیٹھنے میں اسی کا نام لینا۔ آپس میں ملتے وقت اسی کا نام لینا۔ جیسے السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اور اس کی تعظیم میں قطعاً دوسرے کو شریک نہ کریں +

دوسرا رکن۔ اس کی محبت کے مقابلہ میں کسی دوسرے سے محبت نہ کرنا +

تیسرا رکن اپنی نیازمندی اور عجز و انکساری کامل طور پر اس کے آگے ظاہر کرے +

چوتھا رکن۔ یہ ہے کہ اس کی فرمانبرداری میں کمال کرے۔ ماں باپ محسن و مربی۔ بھائی بہن۔ رسم و رواج اس کے مقابلہ میں کچھ نہ ہوں لا تجعلوا للہ انداداً لا تعبدوا الا اللہ۔ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں +

بعض روپیہ سے محبت کرتے ہیں۔ جو لوگ چوری۔ جھوٹ دغا سے کماتے ہیں۔ وہ اللہ سے نہیں بلکہ روپیہ سے محبت کرتے ہیں۔ کیونکہ اگر اس کے دل میں خدا کی محبت ہوتی۔ تو وہ ایسا نہ کرتا +

اس سے اتر کر ماں باپ کے ساتھ احسان ہے۔ بڑے ہی بدقسمت وہ لوگ ہیں جن کے ماں باپ دنیا سے خوش ہو کر نہیں گئے باپ کی رضامندی کو میں نے دیکھا ہے۔ اللہ کی رضامندی کے نیچے ہے۔ اور اس سے زیادہ کوئی نہیں۔ افلاطون نے غلطی کھائی ہے وہ کہتا ہے۔ "ہماری روح جو اوپر اور منزہ تھی۔ ہمارے باپ اسے نیچے گرا کر لے آئے"۔

وہ جھوٹ بولتا ہے۔ وہ کیا سمجھتا ہے۔ روح کیا ہے نبیوں نے بتلایا ہے۔ کہ یہاں ہی باپ نطفہ تیار کرتا ہے۔ پھر ماں اس نطفے کو لیتی ہے۔ اور بڑی مصیبتوں سے اسے پالتی ہے۔ نو مہینے پیٹ میں رکھتی ہے۔ بڑی مشقت سے حملتہ کرھاً ووضعتہ کرھاً اسے مشقت سے اٹھائے رکھتی ہے۔ اور مشقت سے جنتی ہے اس کے بعد وہ دو سال یا کم از کم پونے دو سال اسے بڑی تکلیف سے رکھتی ہے۔ اور اسے پالتی ہے۔ رات کو اگر وہ پیشاب کر دے تو بستر کی گیلی طرف اپنے نیچے کر لیتی ہے۔ اور خشک طرف بچے کو کر دیتی ہے +

انسان کو چاہیئے کہ اپنے ماں باپ (یہ بھی میں نے اپنے ملک کی زبان کے مطابق کہدیا۔ ورنہ باپ کا حق اول ہے اس لئے باپ ماں کہنا چاہیئے) سے بہت ہی نیک سلوک کرے۔ تم میں سے جس کے ماں باپ زندہ ہیں۔ وہ ان کی خدمت کرے اور جس کے ایک یا دونوں وفات پا گئے ہیں۔ وہ ان کے لئے دعا کرے۔ صدقہ دے اور خیرات کرے +

ہماری جماعت کے بعض لوگوں کو غلطی لگی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ مردہ کو کوئی ثواب وغیرہ نہیں پہنچتا۔ وہ جھوٹے ہیں۔ ان کو غلطی لگی ہے۔ میرے نزدیک دعا۔ استغفار۔ صدقہ خیرات بلکہ حج۔ زکوۃ۔ روزے یہ سب کچھ پہنچتا ہے میرا یہی عقیدہ ہے۔ اور بڑا مضبوط عقیدہ ہے +

ایک صحابی نبی کریم صلعم کے پاس حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا۔ کہ میری ماں کی جان اچانک نکل گئی ہے۔ اگر وہ بولتی تو ضرور صدقہ کرتی۔ اب اگر میں صدقہ کروں۔ تو کیا اسے ثواب ملے گا۔ تو نبی کریم صلعم نے فرمایا۔ ہاں تو اس نے ایک باغ جو اس کے پاس تھا۔ صدقہ کر دیا +

میری والدہ کی وفات کی تار جب مجھے ملی۔ تو اس وقت میں بخاری پڑھا رہا تھا۔ وہ بخاری بڑی اعلیٰ درجہ کی تھی میں نے اس وقت کہا۔ اے اللہ میرا باغ تو یہی ہے تو میں نے پھر وہ بخاری وقف کر دی۔ فیروزپور میں فرزند علی کے پاس ہے +

وذی القربی پھر حسب مراتب قریبیوں سے نیک سلوک کرو۔ اور یتیموں اور مسکینوں سے نیک سلوک کرو۔ قولوا للناس حسنا۔ قال کا لفظ عربی زبان میں فعل کے برابر کہا ہے۔ بلکہ اس نے وسیع کہا ہے۔ اس سے کم ضرب کا لفظ کہا ہے لوگوں کو بھلی باتیں کہو۔ بدمعاملگیاں چھوڑ دو۔ بدمعاملگیوں سے باز آ جاؤ +

واقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ۔ نمازیں پڑھو۔ اور زکوٰۃ دیا کرو۔

ثم تولیتم وانتم معرضون۔ تم پھر جاتے ہو۔ باز نہیں آتے اگر کسی کا روپیہ ہاتھ میں آ گیا۔ تو اسے شیر مادر سمجھ لیا۔ اور اسے دینے میں آتے ہی نہیں۔ اللہ تم پر رحم کرے +

سرحد میں ہندوؤں کو ہتھیار

کہتے ہیں۔ کہ صوبہ سرحدی کے نئے چیف کمشنر صاحب نے سرحد کے ہر ایک ہندو کو جو ہتھیار چلانے کے قابل ہے۔ ہتھیاروں سے مسلح کرنے کا فیصلہ کیا ہے رائفلیں سستے داموں پر دی جائیں گی۔ اور استعمال سکھایا جائیگا۔ اور نیز...... انہیں مسلح چوکیدار رکھنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے ہمارے نزدیک توڈاکو روپیہ کی لالچ رکھتے ہوئے ڈاکے کے وقت ہندو و مسلم کی چنداں تمیز نہیں کرتے۔ اس لئے ہتھیار اگر دئے جائیں۔ تو سب خطرے والوں کو دئے جائیں

بازگشت

دسمبر میں یوں تو خزاں ہوتی ہے۔ مگر علمی گلشن میں بہار کے لئے اسی مہینے کا آخری ہفتہ ہے ہمارا جلسہ بھی اسی ہفتہ میں ہوگا۔ اور اسی طرح اور متعدد جلسے ہونگے۔ آگرہ میں محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس ہے اور آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ جلسہ بھی ہونے والا ہے۔ مسٹر امیر علی بالقابہ بھی لنڈن سے تشریف لاتے ہیں۔ ۲۰ر دسمبر بمبئی پہنچ جانے کی امید ہے۔ مسٹر محمد علی۔ مسٹر لطف علی خاں۔ مسٹر وزیر حسن بھی اسی تاریخ کے قریب واپس آئیں گے۔ اور سر آغا خان بھی آجائیں گے جن لوگوں کے یہ حضرات لیڈر ہیں۔ وہ بہت خوش ہو رہے ہیں +

آئینہ کمالات اسلام

یہ اردو عربی کتاب حضرت اقدس علیہ السلام کی تصنیف ہے اس میں اسلام کے کمالات کا مشرح و مفصل ذکر ہے تیرہ باب تاقب کی پوری تشریح ہے اور مومن جہاں تک ترقی کر سکتا ہے۔ خصوصاً خاتم الرسل کے مقام کی تشریح اور بہت سی ان آیات کا ذکر ہے۔ جو آپ کو اللہ کی طرف سے دیگئیں ✦

قیمت دو روپیہ

ازالہ اوہام ہر دو حصہ

اس ضخیم کتاب کے دو حصے ہیں۔ جس میں حضرت مسیح موعود نے مسیح ناصری کی وفات اور اپنے دعاوی کے ثبوت میں از روئے قرآن وحدیث و آثار سلف صالحین مفصل بحث فرمائی ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کے پورے پورے جواب دیئے گئے ہیں۔ یہ کتاب احمدی سلسلہ کے عقائد کے متعلق واقفیت حاصل کرنے اور تبلیغ کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ہر دو حصہ ا عہ/ ا

اعجاز احمدی

اس کتاب میں حضرت کا وہ مشہور و معروف قصیدہ ہے جس کا معارضہ کرنے کے لئے دس ہزار روپیہ کا انعام مقرر ہے۔ اور اس میں آپ نے اپنی پیشگوئیوں کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔ قیمت ۴ھ

براہین احمدیہ حصہ پنجم

جسکا دوسرا نام دعوت الحق ہے۔ اس کتاب میں حضور نے مخالفین کے اعتراضوں کے جواب دئے ہیں۔ اور زلزلہ کی پیشگوئی کی تشریح فرمائی ہے۔ اور سورۃ مومنین کی ابتدائی آیات کی عجیب و غریب تفسیر ہے جس میں حضور نے احمدی جماعت کا تصوف دکھایا ہے۔ دو لمبے چوڑے قصیدے بھی ہیں۔ جو معارف و حقائق قرآنیوں سے مملو ہیں۔ قیمت ۱۲/ ✦

چشمۂ معرفت

یہ بے نظیر کتاب حضرت اقدس نے اپنی حیات طیبہ کے آخری دنوں میں لکھی ہے۔ آریوں نے جو اصول کسی مذہب کی صداقت کے لئے مقرر کئے ہیں۔ ان پر ایک سیر کن بحث کی ہے۔ اور آریہ مذہب کے عقائد کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیا ہے۔ اور آخر میں سکھوں کے گورو کے اصل مذہب کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ اور اس میں ایک طالب حق کے لئے

کافی دلائل جمع کر دئے گئے ہیں ✦

(قیمت دو روپیہ آٹھ آنہ)

حقیقۃ الوحی

اس کتاب میں جو بہت بڑے حجم کی ہے۔ حضور نے سچے اور جھوٹے الہام میں مابہ الامتیاز بتایا ہے۔ اور اپنی کئی سو پیشگوئیاں شواہد کے ساتھ مشرح و مفصل ارقام فرمائی ہیں جن کو پڑھ کر ایک مومن کا ایمان تازہ ہوتا ہے۔ اور منکر عنید پر حجت برہنہ قائم ہوتی ہے ✦ (قیمت صرف چار روپیہ)

کلامِ محمود

حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب [illegible] کلام ہے۔ سبحان اللہ اپنے اندر کیا کشش رکھتا ہے۔ جو ایک درد بھرے دل سے نکلے ہیں۔ اور [illegible] رقت و سوز ہوتا ہے۔ وہ ہرگز ہرگز بناوٹ میں نہیں۔ [illegible] جو اپنے مولا کی الفت و محبت میں لکھے جاویں۔ ان کا اثر تو جادو سے بھی بڑھ کر ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں آپ نے حضرت مسیح موعود کے فراق میں [illegible] کی حالت زار کے متعلق جو اشعار لکھے ہیں۔ وہ [illegible] تعلق رکھتے ہیں ✦ [illegible] نہایت لطیف ایک نسخہ [illegible] قیمت [illegible]

خلافت احمدیہ

بجواب اظہار حق نمبر اول انجمن انصار اللہ نے شائع کیا ہے۔ جس میں یہ بات ثابت کر دی گئی ہے۔ کہ خلیفہ اللہ کی طرف سے مقرر ہوتا ہے۔ انسان کا اس میں کچھ دخل نہیں ہے۔ جو لوگ اس سے انکاری ہیں۔ ان کے واسطے یہ مسئلہ بہت اچھی طرح سے بلکہ واضح طور سے حل ہو گیا ہے قرآن کریم و احادیث اور حضرت مسیح موعود کی کتب سے حوالجات درج کر کے دندان شکن جواب دیا گیا ہے۔ یہ رسالہ ہر ایک کے پاس ہونا نہایت ضروری ہے۔ رفاہ عام کے واسطے اس کی قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ صرف ۱۰/ آنہ کے ٹکٹ آنے پر رسالہ مذکور ملسکتا ہے۔ (مینیجر الفضل سے طلب کرو)

اظہار حقیقت

بجواب اظہار حق نمبر ۲۔ انجمن احمدیہ انصار اللہ نے شائع کیا ہے۔ جن احباب نے اظہار حق نمبر ۲ پڑھا ہے۔ ان کے واسطے نہائت ضروری ہے کہ وہ اظہار حقیقت کا مطالعہ فرماویں اس کی خوبیاں پڑھنے پر معلوم ہونگی (مینیجر الفضل قادیان)

دو نو ٹریکٹ ۲/ کے ٹکٹ بھیجکر مل سکتے ہیں

قادیان کے آریہ اور ہم

یہ ایک چھوٹی سی کتاب ہے جو آیات بینات سے پر ہے۔ اس میں اپنی بعض پیشگوئیوں کے متعلق فیصلہ کیا ہے۔ اور اس میں ایک نہائیت لطیف نظم بھی ہے ✦ قیمت ۳/

ست بچن

اس کتاب میں حضور نے گورو نانک صاحب کا مذہب اسلام ثابت کیا ہے۔ اور اس کے لئے ان کے اشعار سے اور چولے اور اس قسم کے دیگر شواہد سے کافی ثبوت بہم پہنچایا ہے ✦

(قیمت ۱۱/)

مسیح ہندوستان میں

اگر آپ کو یہ معلوم کرنا ہے۔ کہ مسیح بن مریم واقعہ صلیب سے بچکر اپنی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں کہاں تک پہنچے۔ تو اس کتاب کو پڑھئے۔ جو تاریخی ثبوتوں کے ساتھ مزین ہے ✦

(قیمت ۳/)

کشتی نوح

حضرت امام الزمان کی تعلیم کہ کن باتوں پر چلنے سے ایک احمدی سچا احمدی بن سکتا ہے۔ اور حضور کے دعویٰ کا ثبوت قابل دید و قابل اشاعت ہے۔ احباب کو ہر روز پڑھنی چاہیئے۔ قیمت ۲/ ✦ (یہ تمام کتابیں مینیجر اخبار الفضل سے طلب کرو)

اطلاع ضروری

چونکہ بعض احباب سیکرٹری انجمن احمدیہ قادیاں کے متعلقہ خطوط حضرت مولوی محمد علی صاحب کے نام نامی ارسال کرتے ہیں۔ مگر وہ ترجمۃ القرآن کے کام میں بہت مصروف ہونے کے باعث سیکرٹری کا کام نہیں کرتے۔ اس لئے آئندہ جو خط و کتابت سیکرٹری کے متعلق ہو۔ وہ کسی خاص شخص کے نام پر نہ کی جائے۔ بلکہ صرف سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پتہ پر کی جائے ✦

شیر علی قائمقام سیکرٹری
صدر انجمن احمدیہ قادیان ✦